سیدنا عیسیٰ المسیح کی انجیل شریف

۲۷ پاروں میں سے آخری اور ۲۷ واں پارہ

رسولِ مقبول حضرتِ یوحنا عارف کا مکاشفہ

رکوع ۱

(۱) سیدنا عیسیٰ مسیح کا مکاشفہ جو انہیں پروردگار کی طرف سے اس لئے ہوا کہ اپنے بندوں ، کو وہ باتیں دکھائے جن کا جلد ہونا ضرور ہے اور انہوں نے اپنے فرشتہ کو بھیج کر اس کی معرفت انہیں اپنے بندہ یوحنا پر ظاہر کیا۔ (۲) جس نے پروردگار کے کلام اور سیدنا عیسیٰ مسیح کی شہادت کی یعنی ان سب چیزوں کو جو اس نے دیکھی تھیں شہادت دی۔ (۳) اس نبوت کی کتاب کا پڑھنے والا اور اس کے سننے والے اور جو کچھ اس میں لکھاہے اس پر عمل کرنے والے قابلِ ستائش ہیں کیونکہ وقت نزدیک ہے۔

سات جماعتوں کو سلام

(۴) یوحنا کی جانب سے ان سات جماعتوں کے نام جو آسیہ میں ہیں۔ اس کی طرف سے جو ہے اور جو تھا اور جو آنے والا ہے اور ان سات روحوں کی طرف سے جو اس کے تخت کے سامنے ہیں۔ (۵) سیدنا عیسیٰ مسیح کی طرف سے سچا گواہ اور مُردوں میں سے جی اُٹھنے والوں میں پہلوٹھا اور دنیا کے بادشاہوں پر حاکم ہے تمہیں فضل اور اطمینان حاصل ہوتا رہے۔ جو ہم سے محبت رکھتے ہیں اور جنہوں نے اپنے خون کے وسیلہ سے ہم کو گناہوں سے رہائی بخشی ۔ (۶) اور ہم کو ایک بادشاہی ، بھی اور اپنے پروردگار اور باپ کے لئے امام بھی بنادیا۔ ان

کی بزرگی اور سلطنت ابدُالآباد رہے۔ آمین۔ (۷) دیکھو وہ بادلوں کے ساتھ آنے والا ہے اور ہر ایک آنکھ اسے دیکھے گی اور جنہوں نے اسے چھیدا تھا وہ بھی دیکھیں گے اور زمین پر کے سب قبیلے ان کے سبب سے چھاتی پیٹیں گے۔ بیشک۔ آمین۔

(۸)۔ خداوند خدا جو ہے اور جو تھا اور جو آنے والا ہے یعنی قادرِ مطلق فرماتا ہے کہ میں الفا اور اومیگا ہوں۔ (الفا اور اومیگا کا مطلب اول اور آخر)۔

(۹) میں یوحنا جو تمہارا بھائی اور سیدنا عیسیٰ مسیح کی مصیبت اور بادشاہی اور صبر میں تمہارا شریک ہوں پروردگار کے کلام اور سیدنا عیسیٰ مسیح کی نسبت شہادت دینے کے باعث اس ٹاپو میں تھا جو پتمس کہلاتا ہے۔ (۱۰) کہ مولا کے دن روح میں آگیا اور اپنے پیچھے نرسنگے کی سی یہ ایک بڑی آواز سنی۔ (۱۱) کہ جو کچھ تم دیکھتے ہو اس کو کتاب میں لکھ کر ساتوں جماعتوں کے پاس بھیج دو یعنی افسس، اور سمرنہ اور پرگمن اور تھواتیرہ اور سردیس اور فلدلفیہ اور لودیکیہ میں۔ (۱۲) میں نے اس آواز دینے والے کو دیکھنے کے لئے منہ پھیرا جس نے مجھ سے کہا تھا اور پھر کر سونے کے سات چراغدان دیکھے۔

(۱۳) اور ان چراغدانوں کے بیچ میں آدم زاد سا ایک شخص دیکھا جو پاؤں تک کا جامہ پہنے اور سونے کا سینہ بند (یعنی شاہی فرد ہونے کی علامت) سینہ پر باندھے ہوئے تھا۔ (۱۴) اس کا سر اور بال سفید اُون بلکہ برف کی مانند سفید تھے اور اس کی آنکھیں آگ کے شعلہ کی مانند تھیں۔ (۱۵) اور اس کے پاؤں اس خالص پیتل کے سے تھے جو بھٹی میں تپایا گیا ہو اور اس کی آواز زور کے پانی کی سی تھی۔ (۱۶) اور اس کے دہنے ہاتھ میں سات ستارے تھے اور اس کے منہ میں سے ایک دودھاری تیز تلوار نکلتی تھی اور اس کا چہرہ ایسا چمکتا تھا جیسے تیزی کے وقت آفتاب۔ (۱۷) جب میں نے انہیں دیکھا تو ان کے پاؤں میں مردہ سا گر پڑا اور انہوں نے یہ کہہ کر مجھ پر اپنا دہنا ہاتھ رکھا کہ خوف نہ کرو، میں اول اور آخر۔ (۱۸) اور زندہوں، میں مر گیا تھا اور دیکھو ابدُالآباد زندہ رہوں گا اور موت اور عالم ارواح کی کنجیاں میرے پاس

ہیں۔(۱۹) پس جو باتیں تم نے دیکھیں اور جو ہیں اور جو ان کے بعد ہونے والی ہیں ان سب کو لکھ لو۔(۲۰) یعنی ان سات ستاروں کا راز جنہیں تم نے میرے دہنے ہاتھ میں دیکھا تھا اور ان سونے کے سات چراغ دانوں کا۔ وہ سات ستارے تو سات جماعتوں کے فرشتے ہیں اور وہ سات چراغ دان جماعتیں ہیں۔

رکوع ۲

افسس کی جماعت کو پیغام

(۱) افسس کی جماعت کے فرشتہ کو یہ لکھو کہ

جو اپنے دہنے ہاتھ میں ستارے لئے ہوئے ہے اور سونے کے ساتوں چراغ دانوں میں پھرتا ہے وہ یہ فرماتا ہے کہ ۔(۲) میں تمہارے کام اور تمہاری مشقت اور تمہارا صبر تو جانتا ہوں اور یہ بھی کہ تم بدوں کو دیکھ نہیں سکتے اور جو اپنے آپ کو رسول کہتے ہیں اور ہیں نہیں تم نے ان کو آزما کر جھوٹا پایا۔(۳) اور تم صبر کرتے ہو اور میرے نام کی خاطر مصیبت اٹھاتے اٹھاتے تھکے نہیں۔(۴) مگر مجھ کو تم سے یہ شکایت ہے کہ تم نے اپنی پہلی سے محبت چھوڑدی۔(۵) پس خیال کرو کہ تم کہاں سے گرے ہو اور توبہ کرکے پہلے کی طرح کام کرو اور اگر تم توبہ نہ کرو گے تو میں تمہارے پاس آکر تمہارے چراغ دان کو اس کی جگہ سے ہٹادوں گا۔(۶) البتہ تم میں یہ بات تو ہے کہ تم نیکلیوں کے کاموں سے نفرت رکھتے ہو جن سے میں بھی نفرت رکھتا ہوں۔(۷) جس کے کان ہوں وہ سنے کہ روح جماعتوں سے کیا فرماتا ہے۔ جو غالب آئے میں اسے زندگی کے درخت میں سے جو پروردگارِ عالم کے فردوس میں ہے پھل کھانے کو دوں گا۔

سمرنہ کی جماعت کو پیغام

(۸) اور سمرنہ کی جماعت کے فرشتہ کو یہ لکھو کہ

جو اول وآخر ہے اور جو مر گیا تھا اور زندہ ہوا وہ یہ فرماتا ہے کہ ۔(۹) میں تمہاری مصیبت اور غریبی کو جانتا ہوں (مگر تم دولت مند ہو) جو اپنے آپ کو یہودی کہتے ہیں اور ہیں نہیں بلکہ شیطان کی جماعت ہیں ان کے لعن طعن کو بھی جانتا ہوں ۔(۱۰) جو دکھ تمہیں سہنے ہوں گے ان سے خوف نہ کرو، دیکھو ابلیس تم میں سے بعض کو قید میں ڈالنے کو ہے تاکہ تمہاری آزمائش ہو اور دس دن تک مصیبت اٹھاؤ گے۔جان دینے تک بھی وفادار رہو تو میں تمہیں زندگی کا تاج دوں گا۔(۱۱) جس کے کان ہوں وہ سنے کہ روح پاک جماعتوں سے کیا فرماتا ہے۔ جو غالب آئے اس کو دوسری موت سے نقصان نہ پہنچے گا۔

پرِگمن کی جماعت کو پیغام

(۱۲) اور پرگمن کی جماعت کے فرشتہ کو یہ لکھو کہ

جس کے پاس دودھاری تیز تلوار ہے وہ فرماتا ہے کہ ۔(۱۳) میں یہ تو جانتا ہوں کہ تم شیطان کی تخت گاہ میں سکونت رکھتے ہو اور میرے نام پر قائم رہتے ہو اور جن دنوں میں میرا وفادار شہید انتپاس تم میں اس جگہ قتل ہوا تھا جہاں شیطان رہتا ہے ان دنوں میں بھی تم نے مجھ پر ایمان رکھنے سے انکار نہیں کیا۔(۱۴) لیکن مجھے چند باتوں کی تم سے شکایت ہے۔ اس لئے کہ تمہارے ہاں بعض لوگ بلعام کی تعلیم ماننے والے ہیں جس نے بلق کو بنی اسرائیل کے سامنے ٹھوکر کھلانے والی چیز رکھنے کی تعلیم دی یعنی یہ کہ وہ بتوں کی قربانیاں کھائیں اور حرام کاری کریں۔(۱۵) چنانچہ تمہارے ہاں بھی بعض لوگ اسی طرح نیکلیوں کی تعلیم کے ماننے والے ہیں۔(۱۶) پس توبہ

کرو۔ نہیں تومیں تمہارے پاس جلد آکر اپنے منہ کی تلوار سے ان کے ساتھ لڑوں گا۔(۱۷) جس کے کان ہوں وہ سنے کہ روحِ پاک جماعتوں سے کیا فرماتا ہے ۔ جو غالب آئے میں اسے پوشیدہ من میں سے دوں گا اور ایک سفید پتھر دوں گا۔ اس پتھر پر ایک نیا نام لکھا ہوا ہو گا جسے اس کے پانے والے کے سوا کوئی نہ جانے گا۔

تھواتیرہ کی جماعت کو پیغام

(۱۸)اور تھواتیرہ کی جماعت کے فرشتہ کو یہ لکھ کہ

ابن اللہ جس کی آنکھیں آگ کے شعلہ کی مانند اور پاؤں خالص پیتل کی مانند ہیں یہ فرماتا ہے کہ ۔(۱۹) میں تمہارے کاموں اور محبت اور ایمان اور خدمت اور صبر کو تو جانتا ہوں اور یہ بھی کہ تمہارے پچھلے کام پہلے کاموں سے زیادہ ہیں۔(۲۰) پر مجھے تم سے یہ شکایت ہے کہ تم نے اس عورت ایزبل کو رہنے دیا ہے جو اپنے آپ کو نبیہ کہتی ہے اور میرے بندوں کو حرام کاری کرنے اور بُتوں کی قربانیاں کھانے کی تعلیم دے کر گمراہ کرتی ہے۔ (۲۱) میں نے اس کو توبہ کرنے کی مہلت دی مگر وہ اپنی حرام کاری سے توبہ کرنا نہیں چاہتی۔ (۲۲) دیکھو میں اس کو بستر پر ڈالتا ہوں اور جو اس کے ساتھ زنا کرتے ہیں اگر اس کے سے کاموں سے توبہ نہ کریں تو ان کو بڑی مصیبت میں پھنساتا ہوں۔ (۲۳) اور اس کے فرزندوں کو جان سے ماروں گا اور سب جماعتوں کو معلوم ہو گا کہ گردوں اور دلوں کا جانچنے والا میں ہی ہوں اور میں تم میں سے ہر ایک کو اس کے کاموں کے موافق بدلہ دوں گا۔(۲۴) مگر تم تھواتیرہ کے باقی لوگوں سے جو اس تعلیم کو نہیں مانتے اور ان باتوں سے جنہیں لوگ شیطان کی گہری باتیں کہتے ہیں ناواقف ہو یہ کہتا ہوں کہ تم پر اور بوجھ نہ ڈالوں گا۔(۲۵) البتہ جو تمارے پاس ہے میرے آنے تک اس کو تھامے رہو۔(۲۶) جو غالب آئے اور جو میرے کاموں کے موافق آخر تک عمل کرے میں اسے قوموں پر اختیار دوں گا۔ (۲۷) اور وہ لوہے کے عصا سے ان پر حکومت کرے گا۔ جس طرح کہ کمہار کے برتن چکنا چور ہوجاتے ہیں چنانچہ

میں نے بھی ایسا اختیار اپنے باپ سے پایا ہے۔ (۲۸) اور میں اسے صبح کا ستارہ دوں گا۔ (۲۹) جس کے کان ہوں وہ سنے کہ روحِ پاک جماعتوں سے کیا فرماتا ہے۔

رکوع ۳

سردیس کی جماعت کو پیغام

(۱) اور سردیس کی جماعت کے فرشتہ کو یہ لکھو کہ

جس کے پاس پروردگار کی سات روحیں اور سات ستارے ہیں وہ یہ فرماتا ہے کہ میں تمہارے کاموں کو جانتا ہوں کہ تم زندہ کہلاتے ہو اور ہو مردہ۔ (۲) جاگتے رہو اور ان چیزوں کو جو باقی ہیں اور جو مٹنے کو تھیں مضبوط کرو کیونکہ میں نے تمہارے کسی کام کو اپنے خدا کے نزدیک پورا نہیں پایا۔ (۳) پس یاد کرو کہ تم نے کس طرح تعلیم پائی اور سنی تھی اور اس پر قائم رہو اور توبہ کرو اور اگر تم جاگتے نہ رہو گے تو میں چور کی طرح آجاؤں گا اور تمہیں ہرگز معلوم نہ ہوگا کہ کس وقت تم پر آپڑوں گا۔ (۴) البتہ سردیس میں تمہارے ہاں تھوڑے سے ایسے شخص ہیں جنہوں نے اپنی پوشاک آلودہ نہیں کی۔ وہ سفید پوشاک پہنے ہوئے میرے ساتھ سیر کریں گے کیونکہ وہ اس لائق ہیں۔ (۵) جو غالب آئے اسے اسی طرح سفید پوشاک پہنائی جائے گی اور میں اس کا نام کتابِ حیات سے ہرگز نہ کاٹوں گا بلکہ اپنے باپ اور اس کے فرشتوں کے سامنے اس کے نام کا اقرار کروں گا۔ (۶) جس کے کان ہوں وہ سنے کہ روحِ پاک جماعتوں سے کیا فرماتا ہے۔

فلدلفیہ کی جماعت کو پیغام

(۷) اور فلدلفیہ کی جماعت کے فرشتہ کو یہ لکھو کہ

جو قدوس اور برحق ہے اور داؤد کی کنجی رکھتا ہے جس کے کھولے ہوئے کو کوئی بند نہیں کرتا اور بند کئے ہوئے کو کوئی کھولتا نہیں وہ یہ فرماتا ہے کہ ۔ (۸) میں تمہارے کاموں کو جانتا ہوں (دیکھو میں نے تمہارے سامنے ایک دروازہ کھول رکھا ہے۔ کوئی اسے بند نہیں کرسکتا) کہ تم میں تھوڑا سا زور ہے اور تم نے میرے کلام پر عمل کیا ہے اور میرے نام کا انکار نہیں کیا۔ (۹) دیکھو میں شیطان کے ان جماعت والوں کو تمہارے قابو میں کردوں گا جو اپنے آپ کو یہودی کہتے ہیں اور ہیں نہیں بلکہ جھوٹ بولتے ہیں۔ دیکھو میں ایسا کروں گا کہ وہ آکر تمہارے پاؤں میں سجدہ کریں گے اور جانیں گے کہ مجھے تم سے محبت ہے۔ (۱۰) چوں کہ تم نے میرے صبر کے کلام پر عمل کیا ہے اس لئے میں بھی آزمائش کے اس وقت تمہاری حفاظت کروں گا جو زمین کے رہنے والوں کے آزمانے کے لئے تمام دنیا پر آنے والا ہے۔ (۱۱) میں جلد آنے والا ہوں ۔ جو کچھ تمہارے پاس ہے اسے تھامے رہو تا کہ کوئی تمہارا تاج نہ چھین لے۔ (۱۲) جو غالب آئے میں اسے اپنے خدا کے مقدس میں ایک ستون بناؤں گا۔ وہ پھر کبھی باہر نہ نکلے گا اور میں اپنے خدا کا نام اور اپنے خدا کے شہر یعنی اس نئے یروشلیم کا نام جو میرے خدا کے پاس سے آسمان سے اترنے والا ہے اور اپنا نیا نام اس پر لکھوں گا ۔(۱۳) جس کے کان ہوں وہ سنے کہ روحِ پاک جماعتوں سے کیا فرماتا ہے۔

لودیکیہ کی جماعت کو پیغام

(۱۴) اور لودیکیہ کی جماعت کے فرشتہ کو یہ لکھو کہ

جو آمین اور سچا اور برحق گواہ اور خدا کی خلقت کا مبدا ہے وہ یہ فرماتا ہے کہ (۱۵) میں تمہارے کاموں کو جانتا ہوں کہ نہ تو سرد ہو نہ
گرم، کاش کہ تم سرد یا گرم ہوتے۔ (۱۶) پس چوں کہ تم نہ تو گرم ہو نہ سرد بلکہ نیم گرم ہو اس لئے میں تمہیں اپنے منہ سے نکال پھینکنے
کو ہوں۔ (۱۷) اور چونکہ تم کہتے ہو کہ میں دولت مند ہوں اور مالدار بن گیا ہوں اور کسی چیز کا محتاج نہیں اور یہ نہیں جانتا کہ تم کمبخت اور
خوار غریب اور اندھے اور ننگے ہو۔ (۱۸) اس لئے میں تمہیں صلاح دیتا ہوں کہ مجھ سے آگ میں تپایا ہوا سونا خرید لو تا کہ دولت مند ہو جاؤ اور
سفید پوشاک لو تا کہ اسے پہن کر ننگے پن کو ظاہر ہونے کی شرمندگی نہ اٹھاؤ اور آنکھوں میں لگانے کے لئے سرمہ لو تا کہ تم بینا ہو جاؤ۔ (۱۹) میں
جن جن کو عزیز رکھتا ہوں ان سب کو ملامت اور تنبیہ کرتا ہوں۔ پس سرگرم اور توبہ کرو۔ (۲۰) دیکھو میں دروازہ پر کھڑا ہوا کھٹکھٹاتا ہوں۔
اگر کوئی میری آواز سن کر دورازہ کھولے گا تو میں اس کے پاس اندر جا کر اسکے ساتھ کھانا کھاؤں گا اور وہ میرے ساتھ۔ (۲۱) جو غالب آئے
میں اسے اپنے ساتھ اپنے تخت پر بٹھاؤں گا۔ جس طرح میں غالب آکر اپنے باپ کے ساتھ اس کے تخت پر بیٹھ گیا۔ (۲۲) جس کے کان
ہوں وہ سنے کہ روحِ پاک جماعتوں سے کیا فرماتا ہے۔

رکوع ۴

آسمان میں پرستش

(۱) ان باتوں کے بعد جو میں نے نگاہ کی تو دیکھتا ہوں کہ آسمان میں ایک دروازہ کھلا ہوا ہے اور جس کو میں نے پیشتر نرسنگے کی سی آواز سے اپنے ساتھ باتیں کرتے سنا تھا وہی فرماتے ہیں کہ یہاں اوپر آجاؤ۔ میں تمہیں وہ باتیں دکھاؤں گا جن کا ان باتوں کے بعد ہونا ضرور ہے۔ (۲) فوراً میں وجد میں آگیا اور کیا دیکھتا ہوں کہ آسمان پر ایک تخت رکھا ہے اور اس تخت پر کوئی بیٹھا ہے۔ (۳) اور جو اس پر بیٹھا ہے وہ سنگِ یشب اور عقیق سا معلوم ہوتا ہے اور اس تخت کے گرد زمرد کی سی ایک دھنک معلوم ہوتی ہے۔ (۴) اور اس تخت کے گرد چوبیس تخت ہیں اور ان تختوں پر چوبیس بزرگ سفید پوشاک پہنے ہوئے بیٹھے ہیں اور ان کے سروں پر سونے کے تاج ہیں۔ (۵) اور اس تخت میں سے بجلیاں اور آوازیں اور گرجیں پیدا ہوتی ہیں اور اس تخت کے سامنے آگ کے سات چراغ جل رہے ہیں۔ یہ خدا کی سات روحیں ہیں۔ (۶) اور اس تخت کے سامنے گویا شیشہ کا سمندر بلور کی مانند ہے اور تخت کے بیچ میں اور تخت کے گرداگرد چار جاندار ہیں جن کے آگے پیچھے آنکھیں ہی آنکھیں ہیں۔ (۷) پہلا جان دار ببر کی مانند ہے اور دوسرا جان دار بچھڑے کی مانند اور تیسرے جان دار کا چہرہ انسان کا سا ہے اور چوتھا جان دار اڑتے ہوئے عقاب کی مانند ہے۔ (۸) اور ان چاروں جان داروں کے چھ چھ پر ہیں اور چاروں طرف اور اندر آنکھیں ہی آنکھیں ہیں اور رات دن بغیر آرام لئے یہ کہتے رہتے ہیں کہ قدوس، قدوس، قدوس خداوند خدا قادرِ مطلق جو تھا اور جو ہے اور جو آنے والا ہے۔ (۹) اور جب وہ جان دار اس کی تمجید اور عزت اور شکر گزاری کریں گے جو تخت پر بیٹھا ہے اور ابدالآباد زندہ رہے گا۔

(۱۰) تو وہ چوبیس بزرگ اس کے سامنے جو تخت پر بیٹھا ہے گر پڑیں گے اور اس کو سجدہ کریں گے جو ابدالآباد زندہ رہے گا اور اپنے تاج یہ کہتے ہوئے اس تخت کے سامنے ڈال دیں گے کہ ۔(۱۱) اے ہمارے مولا اور خدا آپ ہی تمجید اور عزت اور قدرت کے لائق ہیں کیونکہ آپ ہی نے سب چیزیں پیدا کیں اور آپ ہی کی مرضی سے تھیں اور پیدا ہوئیں۔

رکوع ۵

طومار اور برہ

(۱) اور جو تخت پر بیٹھا تھا میں نے اس کے دہنے ہاتھ میں ایک کتاب دیکھی جو اندر سے اور باہر سے لکھی ہوئی تھی اور اسے سات مہریں لگا کر بند کیا گیا تھا۔(۲) پھر میں نے ایک زور آور فرشتہ کو بلند آواز سے یہ تبلیغ کرتے دیکھا کہ کون اس کتاب کو کھولنے اور اس کی مہریں توڑنے کے لائق ہے؟(۳) اور کوئی شخص آسمان پر یا زمین پر یا زمین کے نیچے اس کتاب کو کھولنے یا اس پر نظر کرنے کے قابل نہ نکلا۔(۴) اور میں اس بات پر زار زار رونے لگا کہ کوئی اس کتاب کو کھولنے یا اس پر نظر کرنے کے لائق نہ نکلا۔(۵) تب ان بزرگوں میں سے ایک نے مجھ سے کہا کہ مت رو دیکھو یہوداہ کے قبیلہ کا وہ ببر جو داؤد کی اصل ہے اس کتاب اور اس کی ساتوں مہروں کو کھولنے کے لئے غالب آیا۔(۶) اور میں نے اس تخت اور چاروں جانداروں اور ان بزرگوں کے بیچ میں گویا ذبح کیا ہوا ایک برہ کھڑا دیکھا اس کے سات سینگ اور سات آنکھیں تھیں۔ یہ خدا کی ساتوں روحیں ہیں جو تمام روئے زمین پر بھیجی گئی ہیں۔(۷) انہوں نے آکر تخت پر بیٹھے ہوئے کے دہنے ہاتھ سے اس کتاب کو لے لیا۔(۸) جب انہوں نے کتاب لے لی تو وہ چاروں جان دار اور چوبیس بزرگ اس برہ کے سامنے گر پڑے اور ہر ایک کے ہاتھ میں بربط اور عود سے بھرے ہوئے سونے کے پیالے تھے۔ یہ مقدسوں کی دعائیں ہیں۔(۹) اور وہ یہ نیا گیت گانے لگے کہ آپ ہی اس کتاب کو لینے اور اس کی مہریں کھولنے کے لائق ہیں کیونکہ آپ نے ذبح ہو کر اپنے خون سے ہر ایک قبیلہ اور اہل زبان اور

امت اور قوم میں سے خدا کے واسطے لوگوں کو خرید لیا۔(۱۰) اور ان کو ہمارے خدا کے لئے ایک بادشاہی ، اور کاہن ، بنادیا اور وہ زمین پر بادشاہی کرتے ہیں۔(۱۱) اور جب میں نے نگاہ کی تو اس تخت اور ان جان داروں اور بزرگوں کے گرداگرد بہت سے فرشتوں کی آواز سنی جن کا شمار لاکھوں اور کروڑوں تھا۔(۱۲) اور وہ بلند آواز سے کہتے تھے کہ ذبح کیا ہوا برہ ہی قدرت اور دولت اور حکمت اور طاقت اور عزت اور تمجید اور حمد کے لائق ہے۔(۱۳) پھر میں نے آسمان اور زمین اور زمین کے نیچے کی اور سمندر کی سب مخلوقات کو یعنی سب چیزوں کو جو ان میں ہیں یہ کہتے سنا کہ جو تخت پر بیٹھا ہے اس کی اور برہ کی حمد اور عزت اور تمجید اور سلطنت ابدالآباد رہے۔(۱۴) اور چاروں جانداروں نے آمین کہا اور بزرگوں نے گر کر سجدہ کیا۔

رکوع ٦

مہریں

(۱) پھر میں نے دیکھا کہ برہ نے ان سات مہروں میں سے ایک کو کھولا اور ان چاروں جان داروں میں سے ایک کی گرج کی سی یہ آواز سنی کہ آ۔(۲) اور میں نے نگاہ کی تو کیا دیکھتا ہوں کہ ایک سفید گھوڑا ہے اور اس کا سوار کمان لئے ہوئے ہے۔ اسے ایک تاج دیا گیا اور وہ فتح کرتا ہوا نکلا تاکہ اور بھی فتح کرے۔

(۳) اور جب اس نے دوسری مہر کھولی تو میں نے دوسرے جان دار کو یہ کہتے سنا کہ آ۔(۴) پھر ایک اور گھوڑا نکلا جس کا رنگ لال تھا۔ اس کے سوار کو یہ اختیار دیا گیا کہ زمین پر سے صلح اٹھالے تاکہ لوگ ایک دوسرے کو قتل کریں اور اسے ایک بڑی تلوار دی گئی۔

(۵)اور جب اس نے تیسری مہر کھولی تو میں نے تیسرے جاندار کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ آ اور میں نے نگاہ کی تو کیا دیکھتا ہوں کہ ایک کالا گھوڑا ہے اور اس کے سوار کے ہاتھ میں ایک ترازو ہے۔ (٦) اور میں نے گویا ان چاروں جان داروں کے بیچ میں سے یہ آواز آتی سنی کہ گیہوں دینار کے سیر بھر اور جو دینار کے تین سیر اور تیل اور مے کا نقصان نہ کرو

(۷)اور جب اس نے چوتھی مہر کھولی تو میں نے چوتھے جاندار کو یہ کہتے سنا کہ آ۔ (۸)اور میں نے نگاہ کی تو دیکھتا ہوں کہ ایک زرد سا گھوڑا ہے اور اس کے سوار کا نام موت ہے اور عالم ارواح اس کے پیچھے پیچھے ہے اور ان کو چوتھائی زمین پر یہ اختیار دیا گیا کہ تلوار اور کال اور وبا اور زمین کے درندوں سے لوگوں کو ہلاک کریں۔

(۹) اور جب اس نے پانچویں مہر کھولی تو میں نے قربان گاہ کے نیچے ان کی روحیں دیکھیں جو پروردگار کے کلام کے سبب سے اور گواہی پر قائم رہنے کے باعث مارے گئے تھے۔ (۱۰) اور وہ بڑی آواز سے چلا کر بولیں کہ اے مالک! اے قدوس و برحق! آپ کب تک انصاف نہ کریں گے اور زمین کے رہنے والوں سے ہمارے خون کا بدلہ نہ لیں گے؟ (۱۱) اور ان میں سے ہر ایک کو سفید جامہ دیا گیا اور ان سے کہا گیا کہ اور تھوڑی مدُت آرام کرو جب تک کہ تمہارے ہم خدمت اور بھائیوں کا بھی شمار پورا نہ ہولے جو تمہاری طرح قتل ہونے والے ہیں۔

(۱۲)اور جب اس نے چھٹی مہر کھولی تو میں نے دیکھا کہ ایک بڑا بھونچال آیا اور سورج کمل کی مانند کالا اور سارا چاند خون سا ہو گیا۔ (۱۳) اور آسمان کے ستارے اس طرح زمین پر گر پڑے جس طرح زور کی آندھی سے ہل کر انجیر کے درخت میں سے کچے پھل گر پڑتے ہیں۔ (۱۴) اور آسمان اس طرح سرک گیا جس طرح مکتوب لپیٹنے سے سرک جاتا ہے اور ہر ایک پہاڑ اور ٹاپو اپنی جگہ سے ٹل گیا۔ (۱۵) اور زمین کے بادشاہ اور امیر اور فوجی سردار اور مال دار اور زور آور اور تمام غلام اور آزاد پہاڑوں کے غاروں اور چٹانوں میں جا چھپے۔

(۱۶) اور پہاڑوں اور چٹانوں سے کہنے لگے کہ ہم پر گر پڑو اور ہمیں اس کی نظر سے جو تخت پر بیٹھا ہوا ہے اور برہ کے غضب سے چھپالو۔(۱۷) کیونکہ ان کے غضب کا زورِ عظیم آپہنچا۔ اب کون ٹھہر سکتا ہے؟

رکوع ۷

ایک لاکھ چوالیس ہزار بنی اسرائیل

(۱) اس کے بعد میں نے زمین کے چاروں کونوں پر چار فرشتے کھڑے دیکھے۔ وہ زمین کی چاروں ہواؤں کو تھامے ہوئے تھے تاکہ زمین یا سمندر یا کسی درخت پر ہوا نہ چلے۔ (۲) پھر میں نے ایک اور فرشتہ کو زندہ خدا کی مہر لئے ہوئے مشرق سے اوپر کی طرف آتے دیکھا۔ اس نے ان چاروں فرشتوں سے جنہیں اور سمندر کو ضرر پہنچانے کا اختیار دیا گیا تھا بلند آواز سے پکار کر کہا۔ (۳) کہ جب تک ہم اپنے خدا کے بندوں کے ماتھے پر مہر نہ کرلیں زمین اور سمندر اور درختوں کو ضرر نہ پہنچانا۔ (۴) اور جن پر مہر کی گئی میں نے ان کا شمار سنا کہ بنی اسرائیل کے سب قبیلوں میں سے ایک لاکھ چوالیس ہزار پر مہر کی گئی۔

(۵) یہوداہ کے قبیلہ میں سے بارہ ہزار پر مہر کی گئی۔
روبن کے قبیلہ میں سے بارہ ہزار پر
جد کے قبیلہ میں سے بارہ ہزار پر۔
(۶) آشر کے قبیلہ میں سے بارہ ہزار پر
نفتالی کے قبیلہ میں سے بارہ ہزار پر۔
منسی کے قبیلہ میں سے بارہ ہزار پر۔

(۷) شمعون کے قبیلہ میں سے بارہ ہزار پر۔
لاوی کے قبیلہ میں سے بارہ ہزار پر
اشکار کے قبیلہ میں سے بارہ ہزار پر۔
(۸) زبولون کے قبیلہ میں سے بارہ ہزار پر۔
یوسف کے قبیلہ میں سے بارہ ہزار پر۔
بنیمین کے قبیلہ میں سے بارہ ہزار پر مہر کی گئی۔

بڑی بھیڑ

(۹) ان باتوں کے بعد جو میں نے نگاہ کی تو کیا دیکھتا ہوں کہ ہر ایک قوم اور قبیلہ اور امت اور اہل زبان کی ایک ایسی بڑی بھیڑ جسے کوئی شمار نہیں کرسکتا سفید جامے پہنے اور کھجور کی ڈالیاں اپنے ہاتھوں میں لئے ہوئے تخت اور برہ کے آگے کھڑی ہے۔ (۱۰) اور بڑی آواز سے چلا چلا کر کہتی ہے کہ نجات ہمارے پروردگار کی طرف سے ہے جو تخت پر بیٹھا ہے اور برہ کی طرف سے۔ (۱۱) اور سب فرشتے اس تخت اور بزرگوں اور چاروں جانداروں کے گرداگرد کھڑے ہیں۔ پھر وہ تخت کے آگے منہ کے بل گر پڑے اور خدا کو سجدہ کرکے۔ (۱۲) کہا آمین۔ حمد اور تمجید اور حکمت اور شکر اور عزت اور قدرت اور طاقت ابد الآباد ہمارے خدا کی ہو۔ آمین۔ (۱۳) اور بزرگوں میں سے ایک نے مجھ سے کہا کہ یہ سفید جامے پہنے ہوئے کون ہیں اور کہاں سے آئے ہیں؟ (۱۴) میں نے اس سے کہا کہ اے میرے مولا آپ ہی جانتے ہیں۔ انہوں نے مجھ سے فرمایا یہ وہی ہیں جو اس بڑی مصیبت میں سے نکل کر آئے ہیں۔ انہوں نے اپنے جامے برہ کے خون سے دھو کر سفید کئے ہیں۔ (۱۵) اسی سبب سے یہ خدا کے تخت کے سامنے ہیں اور اس کے مقدس میں رات دن

اس کی عبادت کرتے ہیں اور جو تخت پر بیٹھا ہے وہ اپنا خیمہ ان کے اوپر تانے گا۔(۱۶) اس کے بعد نہ کبھی ان کو بھوک لگے گی نہ پیاس اور نہ کبھی ان کو دھوپ ستائے گی نہ گرمی۔

(۱۷) کیونکہ جو برہ تخت کے بیچ میں ہے وہ ان کی گلہ بانی کرے گا اور انہیں آب حیات کے چشموں کے پاس لے جائے گا اور خدا ان کی آنکھوں کے سب آنسو پونچھ دے گا۔

رکوع ۸

ساتویں مہر

(۱) جب اس نے ساتویں مہر کھولی تو آدھ گھنٹے کے قریب آسمان میں خاموشی رہی۔(۲) میں نے ان ساتوں فرشتوں کو دیکھا جو پروردگار کے سامنے کھڑے رہتے ہیں اور انہیں سات نرسنگے دئے گئے۔

(۳) پھر ایک اور فرشتہ سونے کا عود سوز لئے ہوئے آیا اور قربان گاہ کے اوپر کھڑا ہوا اور اس کو بہت سا عود دیا گیا تا کہ سب مقدسوں کے دعاؤں کے ساتھ ہی اس سنہری قربان گاہ پر چڑھائے جو تخت کے سامنے ہے۔(۴) اور اس کا عود کا دھواں فرشتہ کے ہاتھ سے مقدسوں کی دعاؤں کے ساتھ خدا کے سامنے پہنچ گیا۔(۵) اور فرشتہ نے عود سوز کو لے کر اس میں قربان گاہ کی آگ بھری اور زمین پر ڈال دی اور گرجیں اور آوازیں اور بجلیاں پیدا ہوئیں اور بھونچال آیا۔

نرسنگے

(۶) اور وہ ساتوں فرشتے جن کے پاس وہ سات نرسنگے تھے پھونکنے کو تیار ہوئے۔

(۷)اور جب پہلے نے نرسنگا پھونکا تو خون ملے ہوئے اولے اور آگ پیدا ہوئی اور زمین پر ڈالی گئی اور تہائی زمین جل گئی اور تہائی درخت جل گئے اور تمام ہری گھاس جل گئی۔

(۸) اور جب دوسرے فرشتہ نے نرسنگا پھونکا تو گویا آگ سے جلتا ہوا ایک بڑا پہاڑ سمندر میں ڈالا گیا اور تہائی سمندر خون ہو گیا۔(۹) اور سمندر کی تہائی جان دار مخلوقات مر گئی اور تہائی جہاز تباہ ہو گئے۔

(۱۰)اور جب تیسرے فرشتہ نے نرسنگا پھونکا تو ایک بڑا ستارہ مشعل کی طرح جلتا ہوا آسمان سے ٹوٹا اور تہائی دریاؤں اور پانی کے چشموں پر آپڑا۔(۱۱) اس ستارے کا نام ناگ دونا کہلاتا ہے اور تہائی پانی ناگ دونے کی طرح کڑوا ہو گیا اور پانی کے کڑوا ہو جانے سے بہت سے آدمی مر گئے۔(۱۲) اور جب چوتھے فرشتہ نے نرسنگا پھونکا تو تہائی سورج اور تہائی چاند اور تہائی ستاروں پر صدمہ پہنچا۔ یہاں تک کہ ان کا تہائی حصہ تاریک ہو گیا اور تہائی دن میں روشنی نہ رہی اور اسی طرح تہائی رات میں بھی۔

(۱۳)اور جب میں نے پھر نگاہ کی تو آسمان کے بیچ میں ایک عقاب کو اڑتے اور بڑی آواز سے یہ کہتے سنا کہ ان تینوں فرشتوں کے نرسنگوں کی آوازوں کے سبب سے جن کا پھونکنا ابھی باقی ہے زمین کے رہنے والوں پر افسوس۔افسوس۔افسوس!۔

رکوع ۹

(۱) اور جب پانچویں فرشتہ نے نرسنگا پھونکا تو میں نے آسمان سے زمین پر ایک ستارہ گرا ہوا دیکھا اور اسے اتھاہ گڑھے کی کنجی دی گئی۔(۲)اور جب اس نے اتھاہ گڑھے کو کھولا تو گڑھے میں سے ایک بڑی بھٹی کا سا دھواں اٹھا اور گڑھے کے دھوئیں کے باعث سے سورج اور ہوا تاریک ہو گئی۔(۳)اور اس دھوئیں میں سے زمین پر ٹڈیاں نکل پڑیں اور انہیں زمین کے بچھوؤں کی سی طاقت دی گئی۔(۴)اور ان سے کہا گیا کہ ان آدمیوں کے سوا جن کے ماتھے پر خدا کی مہر نہیں زمین کی گھاس یا کسی ہریاول یا کسی درخت کو ضرر پہنچانا۔

(۵)اور انہیں جان سے مارنے کا نہیں بلکہ پانچ مہینے تک لوگوں کو اذیت دینے کا اختیار دیا گیا اور ان کی اذیت ایسی تھی جیسے بچھو کے ڈنک مارنے سے آدمی کو ہوتی ہے۔(۶) ان دنوں میں آدمی موت ڈھونڈیں گے مگر ہرگز نہ پائیں گے اور مرنے کی آرزو کریں گے اور موت ان سے بھاگے گی۔(۱۷)اور ان ٹڈیوں کی صورتیں ان گھوڑوں کی سی تھیں جو لڑائی کے لئے تیار کئے گئے ہوں اور ان کے سروں پر گویا سونے کے تاج تھے اور ان کے چہرے آدمیوں کے سے تھے۔(۸) اور بال عورتوں کے سے تھے اور دانت ببر کے سے۔(۹) اور ان کے پاس لوہے کے سے بکتر تھے اور ان کے پروں کی آواز جیسے رتھوں اور بہت سے گھوڑوں کی جو لڑائی میں دوڑتے ہوں۔(۱۰) اور ان کی دُمیں بچھوؤں کی سی تھیں اور ان میں ڈنک بھی تھے اور ان کی دُموں میں پانچ مہینے تک آدمیوں کو ضرر پہنچانے کی طاقت تھی۔(۱۱) اتھاہ گڑھے کا فرشتہ ان پر بادشاہ تھا۔ اس کا نام عبرانی میں ابدون اور یونانی میں اپلیون ہے۔

(۱۲)پہلا افسوس تو ہو چکا۔ دیکھو اس کے بعد دو افسوس اور ہونے والے ہیں۔

(۱۳) اور جب چھٹے فرشتہ نے نرسنگا پھونکا تو میں نے اس سنہری قربان گاہ کے سینگوں میں سے جو خدا کے سامنے ہے ایسی آواز سنی۔(۱۴) کہ اس چھٹے فرشتہ سے جس کے پاس نرسنگا تھا کوئی کہہ رہا ہے کہ بڑے دریا یعنی فرات کے پاس جو چار فرشتے بندھے ہوئے ہیں انہیں کھول دو۔(۱۵) پس وہ چاروں فرشتے کھول دئیے گئے جو خاص گھڑی اور دن اور مہینے اور برس کے لئے تہائی آدمیوں کے مار ڈالنے کو تیار کئے گئے تھے۔(۱۶) اور فوجوں کے سوا شمار میں بیس کروڑ تھے۔ میں نے ان کا شمار سنا۔(۱۷) اور مجھے اس کشف میں گھوڑے اور ان کے ایسے سوار دکھائی دئے جن کے بکتر آگ اور سنبل اور گندھک کے سے تھے اور ان گھوڑوں کے سر ببر کے سے سر تھے اور ان کہ منہ سے آگ اور دھواں اور گندھک نکلتی تھی۔(۱۸) ان تینوں آفتوں یعنی اس آگ اور دھوئیں اور گندھک سے جو ان کے منہ سے نکلتی تھی تہائی آدمی مارے گئے۔(۱۹) کیونکہ کہ ان گھوڑوں کی طاقت ان کے منہ اور ان کی دموں میں تھی۔ اس لئے کہ ان کی دمیں

سانپوں کی مانند تھیں اور دموں میں سر بھی تھے۔ ان ہی سے وہ ضرر پہنچاتے تھے۔(۲۰) اور باقی آدمیوں نے جو ان آفتوں سے نہ مرے تھے اپنے ہاتھوں کے کاموں سے توبہ نہ کی کہ شیاطین کی اور سونے اور چاندی اور پیتل اور پتھر اور لکڑی کی مورتوں کی پرستش کرنے سے باز آتے جو نہ دیکھ سکتی ہیں نہ سن سکتی ہیں۔ نہ چل سکتی ہیں۔(۲۱) اور جو خون اور جادو گری اور حرام کاری اور چوری انہوں نے کی تھی ان سے توبہ نہ کی۔

رکوع ۱۰

فرشتہ اور چھوٹا طومار

(۱) پھر میں نے ایک اور زور آور فرشتہ کو بادل اوڑھے ہوئے آسمان سے اترتے دیکھا۔ اس کے سر پر دھنک تھی اور اس کا چہرہ آفتاب کی مانند تھا اور اس کے پاؤں آگ کے ستونوں کی مانند۔(۲) اور اس کے ہاتھ میں ایک چھوٹی سے کھلی ہوئی کتاب تھی۔ اس نے اپنا دہنا پاؤں تو سمندر پر رکھا اور بایاں خشکی پر۔(۳) اور ایسی بڑی آواز سے چلایا جیسے ببر دھاڑتا ہے اور جب وہ چلایا تو گرج کی سات آوازیں سنائی دیں۔(۴) اور جب گرج کی ساتوں آوازیں سنائی دے چکیں تو میں نے لکھنے کا ارادہ کیا اور آسمان پر سے آواز آتی سنی کہ جو باتیں گرج کی ان سات آوازوں سے سنی ہیں ان کو پوشیدہ رکھو اور تحریر نہ کرو۔(۵) اور جس فرشتہ کو میں نے سمندر اور خشکی پر کھڑے دیکھا تھا اس نے اپنا دہنا ہاتھ آسمان کی طرف اٹھایا۔(۶) اور جو ابدالآباد زندہ رہے گا اور جس نے آسمان اور اس کے اندر کی چیزیں اور زمین اور اس کے اوپر کی چیزیں اور سمندر اور اس کے اندر کی چیزیں پیدا کی ہیں اس کی قسم کھا کر کہا کہ اب اور دیر نہ ہوگی۔(۷) بلکہ ساتویں فرشتہ کی آواز دینے کے زمانہ میں جب وہ نرسنگا پھونکنے کو ہوگا تو خدا کا پوشیدہ مطلب اس خوشخبری کے موافق جو اس نے اپنے بندوں نبیوں کو دی تھی پورا ہوگا۔(۸) اور جس آواز دینے والے کو میں نے آسمان پر بولتے سنا تھا اس نے پھر مجھ سے مخاطب ہو کر کہا کہ جاؤ۔ اس فرشتہ کے ہاتھ میں

سے جو سمندر اور خشکی پر کھڑا ہے وہ کھلی کتاب ہوئی لے لو۔(۹) تب میں نے اس فرشتہ کے پاس جا کر کہا کہ یہ چھوٹی کتاب مجھے دے دو۔ اس نے مجھ سے کہا کہ لو اسے کھالو۔ یہ تمہارا پیٹ تو کڑوا کردے گی مگر تمہارے منہ میں شہد کی طرح میٹھی لگے گی۔(۱۰) پس میں وہ چھوٹی کتاب اس فرشتہ کے ہاتھ سے لے کر کھا گیا۔ وہ میرے منہ میں تو شہد کی طرح میٹھی لگی مگر جب میں اسے کھا گیا تو میرا پیٹ کڑوا ہو گیا۔ (۱۱) اور مجھ سے کہا گیا کہ تجھے بہت سی امتوں اور قوموں اور اہل زبان اور بادشاہوں پر پھر نبوت کرنا ضرور ہے۔

رکوع ۱۱

دو گواہ

(۱) اور مجھے عصا کی مانند ایک ناپنے کی لکڑی دی گئی اور کسی نے کہا کہ اٹھ کر خدا کے مقدس اور قربان گاہ اور اس میں کے عبادت کرنے والوں کو ناپو۔(۲) اور اس صحن کو جو مقدس کے باہر سے خارج کردیئے اور اسے نہ ناپو کیونکہ وہ مشرکین کو دے دیا گیا ہے۔ وہ مقدس شہر کو بیالیس مہینے تک پامال کریں گی۔(۳) اور میں اپنے دو گواہوں کو اختیار دوں گا اور وہ ٹاٹ اوڑھے ہوئے ایک ہزار دو سو ساٹھ دن نبوت کریں گے۔(۴) یہ وہی زیتون کے دو، درخت اور دو چراغ دان ہیں جو زمین کے خداوند کے سامنے کھڑے ہیں۔(۵) اور اگر کوئی انہیں ضرر پہنچانا چاہتا ہے تو ان کے منہ سے آگ نکل کر ان کے دشمنوں کو کھا جاتی ہے اور اگر کوئی انہیں ضرر پہنچانا چاہے گا تو وہ ضرور اسی طرح مارا جائے گا۔(۶) ان کو اختیار ہے کہ آسمان کو بند کردیں اور ان کی نبوت کے زمانہ میں پانی نہ برسے اور پانیوں پر اختیار ہے کہ انہیں خون بنا ڈالیں اور جتنی دفعہ چاہیں زمین پر ہر طرح کی آفت لائیں۔(۷) جب وہ اپنی گواہی دے چکیں تو وہ حیوان جو اتھاہ گڑھے سے نکلے گا ان سے لڑ کر ان پر غالب آئے گا اور ان کو مار ڈالے گا۔(۸) اور ان کی لاشیں اس بڑے شہر کے بازار میں پڑی رہیں گی جو روحانی اعتبار سے سدوم اور مصر کو کہلاتا ہے۔ جہاں ان کے مولا بھی مصلوب ہوئے تھے۔(۹) اور امتوں اور قبیلوں اور اہل زبان اور قوموں میں سے لوگ

ان کی لاشوں کو ساڑھے تین دن تک دیکھتے رہیں گے اوران کی لاشوں کو قبر میں نہ رکھنے دیں گے۔(۱۰) اور زمین کے رہنے والے ان کے مرنے سے خوشی منائیں گے اور شادیانے بجائیں گے اورآپس میں تحفے بھیجیں گے کیونکہ ان دونوں نبیوں نے زمین کے رہنے والوں کو ستایا تھا۔(۱۱) اور ساڑھے تین دن کے بعد پروردگار کی طرف سے ان میں زندگی کی روح داخل ہوئی اوروہ اپنے پاؤں کے بل کھڑے ہوگئے اوران کے دیکھنے والوں پر بڑا خوف چھا گیا۔(۱۲) اورانہیں آسمان پر سے ایک بلند آواز سنائی دی کہ یہاں اوپر آجاؤ۔ پس وہ بادل پر سوار ہوکر آسمان پر چڑھ گئے اوران کے دشمن انہیں دیکھ رہے تھے۔(۱۳) پھر اسی وقت ایک بڑا بھونچال آگیا اور شہر کادسواں حصہ گر گیا اوراس بھونچال سے سات ہزار آدمی مرے اور باقی ڈر گئے اور آسمان کے پروردگار کی تمجید کی۔

(۱۴) دوسرا افسوس ہوچکا۔ دیکھو تیسرا افسوس جلد ہونے والا ہے۔

ساتواں نرسنگا

(۱۵) اور جب ساتویں فرشتہ نے نرسنگا پھونکا توآسمان پر بڑی آوازیں اس مضمون کی پیدا ہوئیں کہ دنیا کی بادشاہی ہمارے پروردگار اوراس کے مسیح کی ہوگئی اور وہ ابد الآباد بادشاہی کرے گا۔(۱۶) اور چوبیسوں بزرگوں نے جو پروردگار کے سامنے اپنے اپنے تخت پر بیٹھے تھے منہ کے بل گر پروردگار کو سجدہ کیا۔(۱۷) اور یہ کہا کہ اے مولا وآقا، قادر مطلق جو ہے اور جو تھا۔ہم آپ کا شکر کرتے ہیں کیوں کہ آپ نے اپنی بڑی قدرت کو ہاتھ میں لے کر بادشاہی کی۔(۱۸) اور قوموں کو غصہ آیا اور آپ کا غضب نازل ہوا اور وہ وقت آپہنچا ہے کہ مُردوں کا انصاف کیا جائے اور آپ کے بندوں ، نبیوں ، اور مقدسوں اوران چھوٹے بڑوں کو جو آپ کے نام سے ڈرتے ہیں اجر دیا جائے اور زمین کے تباہ کرنے والوں کو تباہ کیا جائے۔

(۱۹) اور پروردگار کا مقدس آسمان پر ہے وہ کھولا گیا اور اس کے مقدس میں اس کے عہد کا صندوق دکھائی دیا اور بجلیاں اور آوازیں اور گرجیں پیدا ہوئیں اور بھونچال آیا اور بڑے اولے پڑے۔

رکوع ۱۲

عورت اور اژدہا

(۱) پھر آسمان پر ایک بڑا نشان دکھائی دیا یعنی ایک عورت نظر آئی جو آفتاب کو اوڑھے ہوئے تھی اور چاند اس کے پاؤں کے نیچے تھا اور بارہ ستاروں کا تاج اس کے سر پر۔ (۲) وہ حاملہ تھی اور دردِ زہ میں چلاتی تھی اور بچہ جننے کی تکلیف میں تھی۔(۳) پھر ایک اور نشان آسمان پر دکھائی دیا یعنی ایک بڑا لال اژدہا اس کے سات سر اور دس سینگ تھے اور اس کے سروں پر سات تاج۔(۴) اور اس کی دم نے آسمان کے تہائی ستارے کھینچ کر زمین پر ڈال دیئے اور وہ اژدہا اس عورت کے آگے جا کھڑا ہوا جو جننے کو تھی تاکہ جب وہ جنے تو اس کے بچے کو نگل جائے۔(۵) اور وہ بیٹا جنی یعنی وہ لڑکا جو لوہے کے عصا سے سب قوموں پر حکومت کرے گا اور اس کا بچہ یکایک خدا اور اس کے تخت ، پاس تک پہنچا دیا گیا۔ (۶) اور وہ عورت اس بیابان کو بھاگ گئی جہاں خدا کی طرف سے اس کے لئے ایک جگہ تیار کی گئی تھی تاکہ وہاں ایک ہزار دو سو ساٹھ دن تک اس کی پرورش کی جائے۔

(۷) پھر آسمان پر لڑائی ہوئی ۔ میکائیل اور اس کے فرشتے اژدہا سے لڑنے کو نکلے اور اژدہا اور اس کے فرشتے ان سے لڑے۔ (۸) لیکن غالب نہ آئے اور اس کے بعد آسمان پر ان کے لئے جگہ نہ رہی۔(۹) اور وہ بڑا اژدہا یعنی وہی پرانا سانپ جو ابلیس اور شیطان کہلاتا ہے اور سارے جہان کو گمراہ کر دیتا ہے زمین پر گرادیا گیا اور اس کے فرشتے بھی اس کے ساتھ گرادئے گئے۔(۱۰) پھر میں نے آسمان پر سے یہ بڑی آواز آتی سنی کہ اب ہمارے پروردگار کی نجات ، اور قدرت اور بادشاہی اور اس کے مسیح کا اختیار ظاہر ہوا کیونکہ ہمارے بھائیوں

پر الزام لگانے والا جو رات دن ہمارے پرور دگار کے آگے ان پر الزام لگایا کرتا ہے گرادیا گیا۔ (۱۱) اور وہ برہ کے خون اور اپنی شہادت کے کلام کے باعث اس پر غالب آئے اور انہوں نے اپنی جان کو عزیز نہ سمجھا۔ یہاں تک کہ موت بھی گوارا کی۔ (۱۲) پس اے آسمانو اور ان کے رہنے والو خوشی مناؤ! اے خشکی اور تری تم پر افسوس! کیونکہ ابلیس بڑے قہر میں تمہارے پاس اتر کر آیا ہے۔ اس لئے کہ جانتا ہے کہ میرا تھوڑا ہی سا وقت باقی ہے۔

(۱۳) اور جب اژدہا نے دیکھا کہ میں زمین پر گرادیا گیا ہوں تو اس عورت کو ستایا جو بیٹا جنی تھی۔ (۱۴) اور اس عورت کو بڑے عقاب کے دو پر دیئے گئے تاکہ سانپ کے سامنے سے اڑ کر بیابان میں اپنی اس جگہ پہنچ جائے جہاں ایک زمانہ اور زمانوں اور آدھے زمانہ تک اس کی پرورش کی جائے گی۔ (۱۵) اور سانپ نے اس عورت کے پیچھے اپنے منہ سے ندی کی طرح پانی بہایا تاکہ اس کو اس ندی سے بہادے۔ (۱۶) مگر زمین نے اس عورت کی مدد کی اور اپنا منہ کھول کر اس ندی کو پی لیا جو اژدہا نے اپنے منہ سے بہائی تھی۔ (۱۷) اور اژدہا کو عورت پر غصہ آیا اور اس کی باقی اولاد سے جو خدا کے حکموں پر عمل کرتی ہے سیدنا مسیح کی شہادت دینے پر قائم ہے لڑنے کو گیا۔

رکوع ۱۳

دو حیوان

(۱) اور سمندر کی ریت پر جا کھڑا ہوا۔

اور میں نے ایک حیوان کو سمندر میں سے نکلتے ہوئے دیکھا۔ اس کے دس سینگ اور سات سر تھے اور اس کے سینگوں پر دس تاج اور اس کے سروں پر کفر کے نام لکھے ہوئے تھے۔ (۲) اور جو حیوان میں نے دیکھا اس کی شکل تیندوے کی سی تھی اور پاؤں ریچھ کے سے اور منہ ببر کا سا اور اس اژدہا نے اپنی قدرت اور اپنا تخت ، اور بڑا اختیار اسے دے دیا۔ (۳) اور میں نے اس کے سروں میں سے ایک پر گویا

زخم کاری لگا ہوا دیکھا مگر اس کا زخم کاری اچھا ہو گیا اور ساری دنیا تعجب کرتی ہوئی اس حیوان کے پیچھے پیچھے ہولی۔ (۴)اور چونکہ اس اژدہا نے اپنا اختیار اس حیوان کو دے دیا تھا اس لئے انہوں نے اژدہا کی پرستش کی اور اس حیوان کی بھی یہ کہہ کر پرستش کی کہ اس حیوان کی مانند کون ہے ؟ کون اس سے لڑسکتا ہے ؟ (۵) اور بڑے بول بولنے اور کفر بکنے کے لئے اسے ایک منہ دیا گیا اور اسے بیالیس مہینے تک کام کرنے کا اختیار دیا گیا۔ (٦)اور اس نے خدا کی نسبت کفر بکنے کے لئے منہ کھولا کہ اس کے نام اور اس کے خیمہ یعنی آسمان کے رہنے والوں کی نسبت کفر بکے۔(۷) اور اسے اختیار دیا گیا کہ مقدسوں سے لڑے اور ان پر غالب آئے اور اسے ہر قبیلہ اور امت اور اہل زبان اور قوم پر اختیار دیا گیا۔(۸) اور زمین کے وہ سب رہنے والے جن کے نام اس برہ کی کتابِ حیات میں لکھے نہیں گئے جو بنایِ عالم کے وقت سے ذبح ہوا ہے اس حیوان کی پرستش کریں گے۔

(۹) جس کے کان ہوں وہ سنے۔(۱۰) جس کو قید ہونے والی ہے وہ قید میں پڑے گا۔ جو کوئی تلوار سے قتل کرے گا وہ ضرور تلوار سے قتل کیا جائے گا ۔مقدسوں کے صبر اور ایمان کا یہی موقع ہے۔(۱۱) پھر میں نے ایک اور حیوان کو زمین میں سے نکلتے ہوئے دیکھا۔ اس کے برہ کے دو سینگ تھے اور اژدہا کی طرح بولتا تھا۔ (۱۲) اور یہ پہلے حیوان کا سارا اختیار اس کے سامنے کام میں لاتا تھا اور زمین اور اس کے رہنے والوں سے اس پہلے حیوان کی پرستش کراتا تھا جس کا زخم کاری اچھا ہو گیا تھا۔ (۱۳) اور وہ بڑے بڑے نشان دکھاتا تھا۔ یہاں تک کہ آدمیوں کے سامنے آسمان سے زمین پر آگ نازل کردیتا تھا۔ (۱۴) اور زمین کے رہنے والوں کو ان نشانوں کے سبب سے جن کے اس حیوان کے سامنے دکھانے کا اس کو اختیار دیا گیا تھا اس طرح گمراہ کردیتا تھا کہ زمین کے رہنے والوں سے کہتا تھا کہ جس حیوان کے تلوار لگی تھی اور وہ زندہ ہو گیا اس کا بُت بناؤ۔ (۱۵) اور اسے اس حیوان کے بُت میں روح پھونکنے کا اختیار دیا گیا تا کہ وہ حیوان کا بُت بولے بھی اور جتنے لوگ اس حیوان کے بُت کی پرستش نہ کریں ان کو قتل بھی کرائے ۔ (۱٦) اور اس نے سب چھوٹے بڑوں دولت

مندوں اور غریبوں ، آزادوں اور غلاموں کے دہنے ہاتھ یا ان کے ماتھے پر ایک ایک چھاپ کرادی۔ (۱۷) تا کہ اس کے سوا جس پر نشان یعنی اس حیوان کا نام یا اس کے نام کا عدد ہو اور کوئی خریدو فروخت نہ کرسکے۔ (۱۸) حکمت کا یہ موقع ہے۔ جو سمجھ رکھتا ہے وہ اس حیوان کا عدد گن لے کیوں کہ وہ آدمی کا عدد ہے اور اس کا عدد چھ سو چھیاسٹھ ہے۔

رکوع ۱۴

برہ اور اس کے لوگ

(۱) پھر میں نے نگاہ کی تو کیا دیکھتا ہوں کہ وہ برہ صیون کے پہاڑ پر کھڑا ہے اور اس کے ساتھ ایک لاکھ چوالیس ہزار شخص ہیں جن کے ماتھے پر اس کا اور اس کے باپ کا نام لکھا ہوا ہے۔ (۲) اور مجھے آسمان پر سے ایک ایسی آواز سنائی دی جو زور کے پانی اور بڑی گرج کی سی آواز تھی اور جو آواز میں نے سنی وہ ایسی تھی جیسے بربط نواز بربط بجاتے ہوں۔(۳) وہ تخت کے سامنے اور چاروں جان داروں اور بزرگوں کے آگے گویا ایک نیا گیت گا رہے تھے اور ان ایک لاکھ چوالیس ہزار شخصوں کے سوا جو دنیا میں سے خرید لئے گئے تھے کوئی اس گیت کو نہ سیکھ سکا۔ (۴) یہ وہ ہیں جو عورتوں کے ساتھ آلودہ نہیں ہوئے بلکہ کنوارے ہیں۔ یہ وہ ہیں جو برہ کے پیچھے پیچھے چلتے ہیں۔ جہاں کہیں وہ جاتا ہے۔ یہ خدا اور برہ کے لئے پہلے پھل ہونے کے واسطے آدمیوں میں سے خرید لئے گئے ہیں۔ (۵) اور ان کے منہ سے کبھی جھوٹ نہ نکلا تھا وہ بے عیب ہیں۔

تین فرشتے

(۶) پھر میں نے ایک اور فرشتہ کو آسمان کے بیچ میں اڑتے ہوئے دیکھا جس کے پاس زمین کے رہنے والوں کی ہر قوم اور قبیلہ اور اہل زبان اور امت کے سنانے کے لئے ابدی خوشخبری تھی۔(۷)اور اس نے بڑی آواز سے کہا کہ خدا سے ڈرو اور اس کی تمجید کرو کیوں کہ اس کی عدالت کا وقت آپہنچا ہے اور اسی کی عبادت کرو جس نے آسمان اور زمین اور سمندر اور پانی کے چشمے پیدا کئے۔

(۸) پھر اس کے بعد ایک اور دوسرا فرشتہ یہ کہتا ہوا آیا کہ گرپڑا۔ وہ بڑا شہر بابل گرپڑا جس نے اپنی حرام کاری کی غضبناک مے تمام قوموں کو پلائی ہے۔

(۹) پھر ان کے بعد ایک اور تیسرے فرشتہ نے آکر بڑی آواز سے کہا کہ جو کوئی اس حیوان اور اس کے بُت کی پرستش کرے اور اپنے ماتھے یا اپنے ہاتھ پر اس کی چھاپ لے لے۔(۱۰) وہ خدا کے قہر کی اس خالص مے کو پئے گا جو اس کے غضب کے پیالے میں بھری گئی ہے اور پاک فرشتوں کے سامنے اور برہ کے سامنے آگ اور گندھک کے عذاب میں مبتلا ہوگا۔(۱۱) اور ان کے عذاب کا دھواں ابدالآباد اٹھتا رہے گا جو اس حیوان اور اس کے بُت کی پرستش کرتے ہیں اور جو اس کے نام کی چھاپ لیتے ہیں ان کو رات دن چین نہ ملے گا۔
(۱۲) مقدسوں یعنی خدا کے حکموں پر عمل کرنے والوں اور سیدنا مسیح پر ایمان رکھنے والوں کو صبر کا یہی موقع ہے۔

(۱۳) پھر میں نے آسمان میں سے یہ آواز سنی کہ لکھ! مبارک ہیں وہ مُردے جواب سے مولا میں مرتے ہیں۔ روح فرماتا ہے بیشک! کیونکہ وہ اپنی محنتوں سے آرام پائیں گے اور ان کے اعمال ان کے ساتھ ساتھ ہوتے ہیں۔

فصل کی کٹائی

(۱۴) پھر میں نے نگاہ کی تو کیا دیکھتا ہوں کہ ایک سفید بادل ہے اور اس بادل پر آدم زاد کی مانند کوئی بیٹھا ہے جس کے سر پر سونے کا تاج اور ہاتھ میں تیز درانتی ہے۔ (۱۵) پھر ایک فرشتہ نے مقدس سے نکل کر اس بادل پر بیٹھے ہوئے سے بڑی آواز کے ساتھ پکار کر کہا کہ اپنی درانتی چلا کر کاٹ کیوں کہ کاٹنے کا وقت آگیا۔ اس لئے کہ زمین کی فصل بہت پک گئی۔ (۱۶) پس جو بادل پر بیٹھا تھا اس نے اپنی درانتی زمین پر ڈال دی اور زمین کی فصل کٹ گئی۔

پھر ایک اور فرشتہ اس مقدس میں سے نکلا جو آسمان پر ہے۔ اس کے پاس بھی تیز درانتی تھی۔(۱۸) پھر ایک ایک اور فرشتہ قربان گاہ سے نکلا جس کا آگ پر اختیار تھا۔ اس نے تیز درانتی والے سے بڑی آواز سے کہا کہ اپنی تیز درانتی چلا کر زمین کے انگور کے درخت کے گچھے کاٹ لے کیونکہ اس کے انگور بالکل پک گئے ہیں۔ (۱۹) اور اس فرشتہ نے اپنی درانتی زمین پر ڈالی اور زمین کے انگور کے درخت کی فصل کاٹ کر خدا کے قہر کے بڑے حوض میں ڈال دی۔(۲۰) اور شہر کے باہر اس حوض میں انگور روندے گئے اور حوض میں سے اتنا خون نکلا کہ گھوڑوں کی لگاموں تک پہنچ گیا اور سولہ سو فرلانگ تک بہ نکلا۔

رکوع ۱۵

فرشتے آخری آفتوں کے ساتھ

(۱) پھر میں نے آسمان پر ایک اور بڑا عجیب نشان یعنی سات فرشتے، ساتوں پچھلی آفتوں کو لئے ہوئے دیکھے کیونکہ ان آفتوں پر خدا کا قہر ختم ہو گیا ہے۔

(۲) پھر میں نے شیشہ کا سا ایک سمندر دیکھا جس میں آگ ملی ہوئی تھی اور جو اس حیوان اور اس کے بُت اور اس کے نام کے عدد پر غالب آئے تھے ان کو اس شیشہ کے سمندر کے پاس پروردگارِ عالم کی بربطیں لئے کھڑے ہوئے دیکھا۔(۳) اور وہ پروردگار کے بندہ حضرت موسیٰ کا گیت اور برہ کا گیت گا گا کر کہتے تھے اے مولا! قادرِ مطلق آپ کے کام بڑے اور عجیب ہیں۔ اے ازلی باشاہ! آپ کی راہیں راست اور درست ہیں۔ (۴) اے مولا! کون آپ سے نہ ڈرے گا ؟ کون آپ کے نام کی تمجید نہ کرے گا؟ کیونکہ صرف آپ ہی قدوس ہیں اور سب قومیں آکر آپ کے سامنے سجدہ کریں گی کیونکہ آپ کے انصاف کے کام ظاہر ہوگئے ہیں۔

(۵) ان باتوں کے بعد میں نے دیکھا کہ شہادت کے خیمہ کا مقدس آسمان میں کھولا گیا۔ (۶) اور وہ ساتوں فرشتے جن کے پاس آفتیں تھیں اور آبدار اور چمک دار جواہر سے آراستہ اور سینوں پر سنہری سینہ بند باندھے ہوئے مقدس سے نکلے ۔(۷) اور ان چاروں جانداروں میں سے ایک نے سات سونے کے پیالے ابدالآباد زندہ رہنے والے خدا کی قہر سے بھرے ہوئے ان ساتوں فرشتوں کو دئے۔(۸) اور پروردگار کی بزرگی اور اس کی قدرت کے سبب سے مقدس دھوئیں سے بھر گیا اور جب تک ان ساتوں فرشتوں کی ساتوں آفتیں ختم نہ ہوچکیں کوئی اس مقدس میں داخل نہ ہوسکا۔

رکوع ۱۶

پروردگار کے قہر کے پیالے

(۱) پھر میں نے مقدس میں سے کسی کو بڑی آواز سے ان ساتوں فرشتوں سے یہ کہتے سنا کہ جاؤ۔ خدا کے قہر کے ساتوں پیالوں کو زمین پر الٹ دو۔

(۲) پس پہلے نے جا کر اپنا پیالہ زمین پر اُلٹ دیا اور جن آدمیوں پر اس حیوان کی چھاپ تھی اور جو اس کے بُت کی پرستش کرتے تھے ان کے ایک برُا اور تکلیف دینے والا ناسور پیدا ہو گیا۔

(۳) اور دوسرے نے اپنا پیالہ سمندر میں الٹا اور وہ مردے کا سا خون بن گیا اور سمندر کے سب جاندار مر گئے۔

(۴) اور تیسرے نے اپنا پیالہ دریاؤں اور پانی کے چشموں پر الٹا اور وہ خون بن گئے۔(۵) اور میں نے پانی کے فرشتہ کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ اے قدوس! جو ہے اور جو تھا تو عادل ہے کہ تو نے یہ انصاف کیا۔(۶) کیونکہ انہوں نے مقدسوں اور نبیوں کا خون بہایا تھا اور تو نے انہیں خون پلایا۔ وہ اسی لائق ہیں۔(۷) پھر میں نے قربان گاہ میں سے یہ آواز سنی کہ اے مولا خدا قادرِ مطلق! بیشک آپ کے فیصلے درست اور راست ہیں۔

(۸)اور چوتھے نے اپنا پیالہ سورج پر الٹا اور اسے آدمیوں کو آگ سے جھلس دینے کا اختیار دیا گیا۔(۹) اور آدمی سخت گرمی سے جھلس گئے اور انہوں نے رب العالمین کی نسبت کفر بکا جو ان آفتوں پر اختیار رکھتا ہے اور توبہ نہ کی کہ اس تمجید کرتے۔

(۱۰) اور پانچویں نے اپنا پیالہ اس حیوان کے تخت پر الٹا اور اس کی بادشاہی میں اندھیرا چھا گیا اور درد کے مارے لوگ اپنی زبانیں کاٹنے لگے۔(۱۱) اور اپنے دکھوں اور ناسوروں کے باعث آسمان کے رب کی نسبت کفر بکنے لگے اور اپنے کاموں سے توبہ نہ کی۔

(۱۲) اور چھٹے نے اپنا پیالہ بڑے دریا یعنی فرات پر الٹا اور اس کا پانی سوکھ گیا تاکہ مشرق سے آنے والے بادشاہوں کے لئے راہ تیار ہوجائے۔(۱۳) پھر میں نے اس اژدہا کے منہ سے اور اس حیوان کے منہ سے اور اس جھوٹے نبی کے منہ سے تین ناپاک روحیں مینڈکوں کی صورت میں نکلتے دیکھیں۔(۱۴) یہ شیاطین کی نشان دکھانے والی روحیں ہیں جو قادر مطلق خدا کے روز عظیم کی لڑائی کے واسطے جمع کرنے کے لئے ساری دنیا کے بادشاہوں کے پاس نکل کر جاتی ہیں۔(۱۵) (دیکھو میں چور کی طرح آتا ہوں۔ مبارک وہ ہے جو جاگتا ہے

اور اپنی پوشاک کی حفاظت کرتا ہے تا کہ ننگا نہ پھرے اور لوگ اس کی برہنگی نہ دیکھیں۔)(۱۶)اور انہوں نے ان کو اس جگہ جمع کیا جس کا نام عبرانی میں ہر مجدون ہے۔

(۱۷) اور ساتویں نے اپنا پیالہ ہوا پر الٹا اور مقدس کے تخت کی طرف سے بڑے زور سے یہ آواز آئی کہ ہوچکا۔(۱۸) پھر بجلیاں اور آوازیں اور گرجیں پیدا ہوئیں اور ایک ایسا بڑا بھونچال آیا کہ جب سے انسان زمین پر پیدا ہوئے ایسا بڑا اور سخت بھونچال کبھی نہ آیا تھا۔ (۱۹) اور اس بڑے شہر کے تین ٹکڑے ہوگئے اور قوموں کے شہر گر گئے اور بڑے شہر بابل کی خدا کے ہاں یاد ہوئی تا کہ اسے اپنے سخت غضب کی مے کا جام پلائے۔(۲۰) اور ہر ایک ٹاپو اپنی جگہ سے ٹل گیا اور پہاڑوں کا پتہ نہ لگا۔(۲۱) اور آسمان سے آدمیوں پر من من بھر کے بڑے بڑے اولے گرے اور چونکہ یہ آفت نہایت سخت تھی اس لئے لوگوں نے اولوں کی آفت کے باعث خدا کی نسبت کفر بکا۔

رکوع ۱۷

بڑی کسبی (طوائف)

(۱) اور ان ساتوں فرشتوں میں سے جن کے پاس سات پیالے تھے ایک نے آکر مجھ سے یہ کہا کہ ادھر آؤ۔ میں تمہیں اس بڑی کسبی کی سزا دکھاؤں جو بہت سے پانیوں پر بیٹھی ہوئی ہے۔(۲) اور جس کے ساتھ زمین کے بادشاہوں نے حرام کاری کی تھی اور زمین کے رہنے والے اس کی حرام کاری کی مے سے متوالے ہوگئے تھے۔(۳) پس وہ مجھے روح میں جنگل کو لے گیا۔وہاں میں نے قرمزی رنگ کے حیوان پر جو کفر کے ناموں سے لپا ہوا تھا اور جس کے سات سر اور دس سینگ تھے ایک عورت کو بیٹھے ہوئے دیکھا۔(۴) یہ عورت ارغوانی اور قرمزی لباس پہنے ہوئے اور سونے اور جواہر اور موتیوں سے آراستہ تھی اور ایک سونے کا پیالہ مکروہات یعنی اس کی حرامکاری کی ناپاکیوں سے بھرا ہوا اس کے ہاتھ میں تھا۔(۵) اور اس کے ماتھے پر یہ نام لکھا ہوا تھا۔ راز۔ بڑا شہر بابل، کسبیوں اور زمین کی مکروہات کی

ماں۔ (۶) اور میں نے اس عورت کو مقدسوں کا خون اور سید نا مسیح کے شہیدوں کا خون پینے سے متوالا دیکھا اور اسے دیکھ کر سخت حیران ہوا۔(۷)اس فرشتہ نے مجھ سے کہا تم حیران کیوں ہوگئے ؟ میں اس عورت اور اس حیوان کا جس پر وہ سوار ہے اور جس کے سات سر اور دس سینگ ہیں تمہیں راز بتاتا ہوں ۔ (۸) یہ جو تم نے حیوان دیکھا یہ پہلے تم تھے مگر اب نہیں ہو اور آئندہ اتھاہ گڑھے سے نکل کر ہلاکت میں پڑو گے اور زمین کے رہنے والے جن کے نام بنائے عالم کے وقت سے کتاب حیات میں لکھے نہیں گئے اس حیوان کا یہ حال دیکھ کر کہ پہلے تھا اور اب نہیں اور پھر موجود ہو جائے گا تعجب کرو گے۔ (۹) یہی موقع ہے اس ذہن کا جس میں حکمت ہے۔ وہ ساتوں سر سات پہاڑ ہیں جن پر وہ عورت بیٹھی ہوئی ہے ۔(۱۰) اور وہ سات بادشاہ بھی ہیں پانچ تو ہو چکے ہیں اور ایک موجود ہے اور ایک ابھی آیا نہیں اور جب آئے گا تو کچھ عرصہ تک اس کا رہنا ضرور ہے۔(۱۱) اور جو حیوان پہلے تھا اور اب نہیں وہ آٹھواں ہے اور ان ساتوں میں سے پیدا ہوا اور ہلاکت میں پڑے گا۔ (۱۲) اور وہ دس سینگ جو تم نے دیکھے دس بادشاہ ہیں۔ ابھی تک انہوں نے بادشاہی نہیں پائی مگر اس حیوان کے ساتھ گھڑی بھر کے واسطے بادشاہوں کا سا اختیار پائیں گے۔ (۱۳) ان سب کی ایک ہی رائے ہو گی اور وہ اپنی قدرت اور اختیار اس حیوان کے دے دیں گے۔(۱۴) وہ برہ سے لڑیں گے اور برہ ان پر غالب آئے گا کیونکہ وہ مولاؤں کے مولا ہیں اور بادشاہوں کے بادشاہ ہیں اور جو بلائے ہوئے اور برگزیدہ اور وفادار ان کے ساتھ ہیں وہ بھی غالب آئیں گے ۔ (۱۵) پھر اس نے مجھ سے کہا جو پانی تم نے دیکھے جن پر کسبی بیٹھی ہے وہ امتیں اور گروہ اور قومیں اور اہل زبان ہیں۔(۱۶)اور جو دس سینگ تم نے دیکھے وہ حیوان اس کسبی سے عداوت رکھیں گے اور اسے بیکس اور ننگا کردیں گے اور اس کا گوشت کھا جائیں گے اور اس کو آگ میں جلا ڈالیں گے ۔(۱۷) کیونکہ پروردگار ان کے دلوں میں یہ ڈالیں گے کہ وہ اسی کی رائے پر چلیں اور جب تک کہ پروردگار کی باتیں پوری نہ ہولیں وہ متفق الرای ہو کر اپنی بادشاہی اس حیوان کو دے دیں۔ (۱۸) اور وہ عورت جس تم نے دیکھا وہ بڑا شہر ہے جو زمین کے بادشاہوں پر حکومت کرتا ہے۔

رکوع ۱۸

بابل گر پڑا

(۱) ان باتوں کے بعد میں نے ایک اور فرشتہ کو آسمان پر سے اترتے دیکھا جسے بڑا اختیار تھا اور زمین اس کی بزرگی سے روشن ہو گئی۔(۲) اس نے بڑی آواز سے چلا کر کہا کہ گر پڑا۔ بڑا شہر بابل گر پڑا اور شیاطین ، کا مسکن اور ہر ناپاک روح کا اڈا اور ہر ناپاک اور مکرُوہ پرندہ کا اڈا ہو گیا۔ (۳) کیونکہ اس کی حرام کاری کی غضبناک مے کے باعث تمام قومیں گر گئی ہیں اور زمین کے بادشاہوں نے اس کے ساتھ حرام کاری کی ہے اور دنیا کے سوداگر اس کے عیش و عشرت کی بدولت دولت مند ہو گئے۔

(۴) پھر میں نے آسمان میں کسی اور کو یہ کہتے سنا کہ اے میری امت کے لوگوں ! اس میں سے نکل آؤ تا کہ تم اس کے گناہوں میں شریک نہ ہو اور اس کی آفتوں میں سے کوئی تم پر نہ آجائے۔(۵) کیونکہ اس کے گناہ آسمان تک پہنچ گئے ہیں اور اس کی بدکاریاں خدا کو یاد آگئی ہیں۔(۶) جیسا اس نے کیا ویسا ہی تم بھی اس کے ساتھ کرو اور اسے اس کے کاموں کا دو چند بدلہ دو۔ جس قدر اس نے پیالہ بھرا تم اس کے لئے دُگنا بھر دو۔(۷) جس قدر اس نے اپنے آپ کو شاندار بنایا اور عیاشی کی تھی اسی قدر اس کو عذاب اور غم میں ڈال دو کیوں کہ وہ اپنے دل میں کہتی ہے کہ میں ملکہ ہو بیٹھی ہوں۔ بیوہ نہیں اور کبھی غم نہ دیکھوں گی۔(۸) اس لئے اس پر ایک ہی دن میں آفتیں آئیں گی یعنی موت اور غم اور کال اور وہ آگ میں جلا کر خاک کردی جائے گی کیونکہ اس کا انصاف کرنے والا خداوند خدا قوی ہے۔(۹) اور اس کے ساتھ حرام کاری اور عیاشی کرنے والے زمین کے بادشاہ جب اس کے جلنے کا دھواں دیکھیں گے تو اس کے لئے روئیں گے اور چھاتی پیٹیں گے۔(۱۰) اور اس کے عذاب کے ڈر سے دور کھڑے ہوئے کہیں گے اے بڑے شہر ! اے بابل ! اے مضبوط شہر ! افسوس ! افسوس ! گھڑی ہی بھر میں تمہیں سزا مل گئی۔(۱۱) اور دنیا کے سوداگر اس کے لئے روئیں گے اور ماتم کریں گے کیونکہ اب کوئی ان کا مال نہیں

خریدنے کا۔(۱۲) اور وہ مال یہ ہے سونا، چاندی، جواہر، موتی اور مہین کتانی اور ارغوانی اور ریشمی اور قرمزی کپڑے اور ہر طرح کی خوشبو دار لکڑیاں اور ہاتھی دانت کی طرح کی چیزیں اور نہایت بیش قیمت لکڑی اور پیتل اور لوہے اور سنگ مرمر کی طرح طرح کی چیزیں۔(۱۳) اور دار چینی اور مصالح اور عود اور عطر اور لبان اور مے اور تیل اور میدہ اور گیہوں اور مویشی اور بھیڑیں اور گھوڑے اور گاڑیاں اور غلام اور آدمیوں کی جانیں۔(۱۴) اب تمہارے دل پسند میوے تمہارے پاس سے دور ہوگئے اور سب لذیذ اور تحفہ چیزیں تم سے جاتی رہیں۔ اب وہ ہر گز ہاتھ نہ آئیں گی۔(۱۵) ان چیزوں کے سوداگر جو اس کے سبب سے مالدار بن گئے تھے اس کے عذاب کے خوف سے دور کھڑے ہوئے روئیں گے اور غم کریں گے۔(۱۶) اور کہیں گے کہ افسوس! افسوس! وہ بڑا شہر جو مہین کتانی اور ارغوانی اور قرمزی کپڑے پہنے ہوئے اور سونے اور جواہر اور موتیوں سے آراستہ تھا! (۱۷) گھڑی ہی بھر میں اس کی اتنی بڑی دولت برباد ہو گئی اور سب ناخدا اور جہاز کے سب مسافر اور ملاح اور جتنے سمندر کا کام کرتے ہیں۔(۱۸) جب اس کے جلنے کا دھواں دیکھیں گے تو دور کھڑے ہوئے چلائیں گے اور کہیں گے کونسا شہر اس بڑے شہر کی مانند ہے؟(۱۹) اور اپنے سروں پر خاک ڈالیں گے اور روتے ہوئے اور ماتم کرتے ہوئے چلا چلا کر کہیں گے افسوس! افسوس! وہ بڑا شہر جس کی دولت سے سمندر کے سب جہاز والے دولت مند ہوگئے گھڑی ہی بھر میں اجڑ گیا۔(۲۰) اے آسمان اور اے مقدسو اور رسولو اور نبیو اس پر خوشی کرو کیونکہ پروردگار نے انصاف کرکے اس سے تمہارا بدلہ لے لیا۔

(۲۱) پھر ایک زور آور فرشتہ نے بڑی چکی کے پاٹ کی مانند ایک پتھر اٹھایا اور یہ کہہ کر سمندر میں پھینک دیا کہ بابل کا بڑا شہر بھی اسی طرح زور سے گرایا جائے گا اور پھر کبھی اس کا پتہ نہ ملے گا۔

(۲۲) اور بربط نوازوں اور مطربوں اور بانسلی بجانے والوں نے اور نرسنگا پھونکنے والوں کی آواز پھر کبھی تم میں نہ سنائی دے گی اور کسی پیشہ کا کاری گر تم میں پھر کبھی پایا نہ جائے گا اور چکی کی آواز تم میں پھر کبھی نہ سنائی دے گی۔(۲۳) اور چراغ کی روشنی تم میں پھر کبھی نہ چمکے

گی اور تم میں دلہے اور دلہن کی آواز پھر کبھی نہ سنائی دے گی کیونکہ تمہارے سوداگر زمین کے امیر تھے اور تمہاری جادوگری سے سب قومیں گمراہ ہو گئیں۔ (۲۴) اور نبیوں اور مقدسوں اور زمین کے اور سب مقتولوں کا خون اس میں پایا گیا۔

رکوع ۱۹

(۱) ان باتوں کے بعد میں نے آسمان پر گویا بڑی جماعت کو بلند آواز سے یہ کہتے سنا کہ الحمد اللہ ! نجات اور بزرگی اور قدرت ہمارے پروردگار ہی کی ہے۔ (۲) کیونکہ اس کے فیصلے راست اور درست ہیں اس لئے کہ اس نے بڑی کسبی کا انصاف کیا جس نے اپنی حرام کاری سے دنیا کو خراب کیا تھا اور اس سے اپنے بندوں کو خون کا بدلہ لیا۔ (۳) پھر دوسری بار انہوں نے الحمد اللہ کہا اور اس کے جلنے کا دھواں ابدالآباد اٹھتا رہے گا۔ (۴) اور چوبیسوں بزرگوں اور چاروں جان داروں نے گر کر پروردگار کو سجدہ کیا جو تخت پر بیٹھا تھا اور کہا آمین۔ الحمد اللہ !۔

برہ کی شادی کی ضیافت

(۵)اور تخت میں سے یہ آواز نکلی کہ اے اس سے ڈرنے والے بندہ خواہ چھوٹے ہو خوا بڑے! تم سب ہمارے پروردگار کی حمد کرو۔ (۶) پھر میں نے بڑی جماعت کی سی آواز اور زور کے پانی کی سی آواز اور سخت گرجوں کی سی آواز سنی کہ الحمد اللہ ! اس لئے کہ مولا ہمارا خدا قادرِ مطلق بادشاہی کرتا ہے۔ (۷) آؤ ہم خوشی کریں اور نہایت شادمان ہوں اور اس کی تمجید کریں۔ اس لئے کہ برہ کی شادی آپہنچی اور اس کی بیویَ نے اپنے آپ کو تیار کرلیا۔ (۸) اور اس کو چمکدار اور صاف مہین کتانی کپڑا پہننے کا اختیار دیا گیا کیونکہ مہین کتانی کپڑے سے مقدس لوگوں کی پرہیزگاری کے کام مراد ہیں۔ (۹) اور اس نے مجھ سے کہا لکھو مبارک ہیں وہ جو برہ کی شادی کی ضیافت میں بلائے گئے ہیں۔ پھر اس نے مجھ سے کہا یہ پروردگار کی سچی باتیں ہیں۔ (۱۰) اور میں اسے سجدہ کرنے کے لئے اس کے پاؤں پر گرا۔ اس نے مجھ سے

کہا کہ خبردار! ایسا نہ کرو۔ میں بھی تمہارا اور تمہارے ان بھائیوں کا ہم خدمت ہوں جو سیدنا عیسیٰ مسیح کی شہادت دینے پر قائم ہیں۔ خدا ہی کو سجدہ کرو کیونکہ سیدنا عیسیٰ مسیح کی گواہی نبوت کی روح ہے۔

سفید گھوڑے کا سوار

(۱۱) پھر میں نے آسمان کو کھلا ہوا دیکھا اور کیا دیکھتا ہوں کہ ایک سفید گھوڑا ہے اور اس پر ایک سوار ہے جو سچا اور برحق کہلاتا ہے اور وہ راستی کے ساتھ انصاف اور لڑائی کرتا ہے۔ (۱۲) اور اس کی آنکھیں آگ کے شعلے ہیں اور اس کے سر پر بہت سے تاج ہیں اور اس کا ایک نام لکھا ہوا ہے جسے اس کے سوا اور کوئی نہیں جانتا۔ (۱۳) اور وہ خون کی چھڑکی ہوئی پوشاک پہنے ہوئے ہے اور اس کا نام کلامِ خدا کہلاتا ہے۔ (۱۴) اور آسمان کی فوجیں سفید گھوڑوں پر سوار اور سفید اور صاف مہین کتانی کپڑے پہنے ہوئے اس کے پیچھے پیچھے ہیں۔ (۱۵) اور قوموں کے مارنے کے لئے اس کے منہ سے ایک تیز تلوار نکلتی ہے اور وہ لوہے کے عصا سے ان پر حکومت کرے گا اور قادر مطلق خدا کے سخت غضب کی مے کے حوض میں انگور روندے گا۔ (۱۶) اور اس کی پوشاک اور ران پر یہ نام لکھا ہوا ہے شہنشاہوں کے شہنشاہ اور مولاؤں کے مولا۔

(۱۷) پھر میں نے ایک فرشتہ کو آفتاب پر کھڑے ہوئے دیکھا اور اس نے بڑی آواز سے چلا کر آسمان میں کے سب اڑنے والے پرندوں سے کہا آؤ۔ خدا کی بڑی ضیافت میں شریک ہونے کے لئے جمع ہوجاؤ۔ (۱۸) تاکہ تم بادشاہوں کا گوشت اور فوجی سرداروں کا گوشت اور زور آوروں کا گوشت اور گھوڑوں اور ان کے سواروں کا گوشت اور سب آدمیوں کا گوشت کھاؤ۔ خواہ آزاد ہوں خواہ غلام خواہ چھوٹے ہوں خواہ بڑے۔

(۱۹) پھر میں نے اس حیوان اور زمین کے بادشاہوں اوران کی فوجوں کو اس گھوڑے کے سوار اور اس کی فوج سے جنگ کرنے کے لئے اکٹھے دیکھا۔ (۲۰) اور وہ حیوان اوراس کے ساتھ وہ جھوٹا نبی پکڑا گیا جس نے اس کے سامنے ایسے نشان دکھائے تھے جن سے اس نے حیوان کی چھاپ لینے والوں اوراس کے بُت کی پرستش کرنے والوں کو گمراہ کیا تھا۔ وہ دونوں آگ کی اس جھیل میں زندہ ڈالے گئے جو گندھک سے جلتی ہے۔ (۲۱) اور باقی اس گھوڑے کے سوار کی تلوار سے جو اس کے منہ سے نکلتی تھی قتل کئے گئے اور سب پرندے ان کے گوشت سے سیر ہوگئے۔

رکوع ۲۰

ایک ہزار سال

(۱) پھر میں نے ایک فرشتہ کو آسمان سے اترتے دیکھا جس کے ہاتھ میں اتھاہ گڑھے کی کنجی اورایک بڑی زنجیر تھی۔(۲) اس نے اس اژدہا یعنی پرانے سانپ کو جو ابلیس اور شیطان ہے پکڑ کر ہزار برس کے لئے باندھا۔ (۳) اوراسے اتھاہ گڑھے میں ڈال کر بند کردیا اوراس پر مہر کردی تاکہ وہ ہزار برس کے پورے ہونے تک قوموں کو پھر گمراہ نہ کرے۔ اس کے بعد ضرور ہے کہ تھوڑے عرصہ کے لئے کھولا جائے۔

(۴) پھر میں نے تخت دیکھے اور لوگ ان پر بیٹھ گئے اور عدالت ان کے سپرد کی گئی اوران کی روحوں کو بھی دیکھا جن کے سر سیدنا مسیح کی شہادت دینے اور پروردگار کے کلام کے سبب سے کاٹے گئے تھے اور جنہوں نے نہ اس حیوان کی پرستش کی تھی نہ اس کے بُت کی اور نہ اس کی چھاپ اپنے ماتھے اورہاتھوں پر لی تھی۔ وہ زندہ ہو کر ہزار برس تک مسیح کے ساتھ بادشاہی کرتے رہے۔ (۵)اور جب تک یہ ہزار برس پورے نہ ہولئے باقی مُردے زندہ ہوئے۔ پہلی قیامت یہی ہے۔(۶) مبارک اور مقدس وہ ہے جو پہلی قیامت میں شریک

ہو۔ ایسوں پر دوسری موت کا کچھ اختیار نہیں بلکہ وہ خدا تعالیٰ اور سیدنا مسیح کے امام ہوں گے اور ان کے ساتھ ہزار برس تک بادشاہی کریں گے۔

شیطان کی شکست

(۷) اور جب ہزار برس پورے ہوچکیں گے تو شیطان قید سے چھوڑ دیا جائے گا۔ (۸) اور ان قوموں کو جو زمین کی چاروں طرف ہوں گی یعنی جوج وماجوج کو گمراہ کرکے لڑائی کے لئے جمع کرنے کو نکلے گا۔ ان کا شمار سمندر کی ریت کے برابر ہوگا۔ (۹) اور وہ تمام زمین پر پھیل جائیں گی اور مقدسوں کی لشکر گاہ اور عزیز شہر کو چاروں طرف سے گھیر لیں گی اور آسمان پر سے آگ نازل ہو کر انہیں کھائے گی۔ (۱۰) اور ان کا گمراہ کرنے والا ابلیس آگ اور گندھک کی اس جھیل میں ڈالا جائے گا جہاں وہ حیوان اور جھوٹا نبی بھی ہوگا اور وہ رات دن ابدالآباد عذاب میں رہیں گے۔

یوم انصاف

(۱۱) پھر میں نے ایک بڑا سفید تخت اور اس کو جو اس پر بیٹھا ہوا تھا دیکھا جس کے سامنے سے زمین اور آسمان بھاگ گئے اور انہیں کہیں جگہ نہ ملی۔

(۱۲) پھر میں نے چھوٹے بڑے سب مردوں کو اس تخت کے سامنے کھڑے ہوئے دیکھا اور کتابیں کھولی گئیں۔ پھر ایک اور کتاب کھولی گئی یعنی کتابِ حیات اور جس طرح ان کتابوں میں لکھا ہوا تھا ان کے اعمال کے مطابق مردوں کا انصاف کیا گیا۔ (۱۳) اور سمندر نے اپنے اندر کے مردوں کو دے دیا اور موت اور عالم ارواح نے اپنے اندر کے مردوں کو دے دیا اور ان میں سے ہر ایک کے اعمال

کے موافق اس کا انصاف کیا گیا۔ (۱۴) پھر موت اورعالم ارواح آگ کی جھیل میں ڈالے گئے ۔ یہ آگ کی جھیل دوسری موت ہے۔(۱۵) اور جس کسی کا نام کتابِ حیات میں لکھا ہوا نہ ملاوہ آگ کی جھیل میں ڈالیا۔

رکوع ۲۱

نیا آسمان اور نئی زمین

(۱) پھر میں نے ایک نئے آسمان اور نئی زمین کو دیکھا کیونکہ پہلا آسمان اور پہلی زمین جاتی رہی تھی اور سمندر بھی نہ رہا۔ (۲) پھر میں نے شہر مقدس نئے یروشلیم کو آسمان پر سے خدا کے پاس سے اترتے دیکھا اوروہ اس دلہن کی مانند آراستہ تھا جس نے اپنے شوہر کے لئے سنگار کیا ہو۔(۳) پھر میں نے تخت میں سے کسی کو بلند آواز سے یہ کہتے سنا کہ دیکھو خدا کا خیمہ آدمیوں کے درمیان ہے اور وہ ان کے ساتھ سکونت کرے گا اوروہ اس کے لوگ ہوں گے اور پروردگار آپ ان کے ساتھ رہے گا اور ان کا خدا ہوگا۔(۴) اوروہ ان کی آنکھوں کے سب آنسو پونچھ دے گا۔ اس کے بعد نہ موت رہے گی اور نہ ماتم رہے گا۔ نہ آہ وہ نالہ نہ درد۔ پہلی چیزیں جاتی رہیں۔ (۵) اور جو تخت پر بیٹھا ہوا تھا اس نے کہا دیکھو میں سب چیزوں کو نیا بنادیتا ہوں۔ پھر اس نے کہا لکھ لو کیونکہ یہ باتیں سچ اور برحق ہیں۔(۶) پھر اس نے مجھ سے فرمایا یہ باتیں پوری ہو گئیں۔ میں الفا اور اومیگا ابتدا اور انتہا ہوں۔ میں پیاسے کو آب حیات کے چشمہ سے مفت پلاؤں گا۔ (۷) جو غالب آئے وہی ان چیزوں کا وارث ہوگا اور میں اس کا خدا ہوں گا اور وہ میرا بیٹا ہوگا۔ (۸) مگر بزدلوں اور بے ایمانوں اور گھنونے لوگوں اور خونیوں اور حرام کاروں اور جادو گروں اور بُت پرستوں اور سب جھوٹوں کا حصہ آگ اور گندھک سے جلنے والی جھیل میں ہوگا۔ یہ دوسری موت ہے۔

نیا یروشلیم

(۹) پھر ان سات فرشتوں میں سے جن کے پاس سات پیالے تھے اور وہ پچھلی سات آفتوں سے بھرے ہوئے تھے ایک نے آکر مجھ سے کہا ادھر آ۔ میں تجھے دلہن یعنی برہ کی بیوی دکھاؤں۔ (۱۰) اور وہ مجھے روح میں ایک بڑے اور اونچے پہاڑ پر لے گیا اور شہر مقدس یروشلیم کو آسمان پر سے خدا کے پاس اترتے دکھایا۔ (۱۱) اس میں خدا کا جلال تھا اور اس کی چمک نہایت قیمتی پتھر یعنی اس یشب کی سی تھی جو بلور کی طرح شفاف ہو۔ (۱۲) اور اس کی شہر پناہ بڑی اور بلند تھی اور اسکے بارہ دروازے اور دروازوں پر بارہ فرشتے تھے اور ان پر بنی اسرائیل کے بارہ قبیلوں کے نام لکھے ہوئے تھے۔ (۱۳) تین دروازے مشرق کی طرف تھے۔ تین دروازے شمال کی طرف۔ تین دروازے جنوب کی طرف اور تین دروازے مغرب کی طرف۔ (۱۴) اور اس شہر کی شہر پناہ کی بارہ بنیادیں تھیں اور ان پر برہ کے بارہ رسولوں کے بارہ نام لکھے تھے۔ (۱۵) اور جو مجھ سے کہہ رہا تھا اس کے پاس شہر اور اس کے دروازوں اور اس کی شہر پناہ کے ناپنے کے لئے ایک پیمائش کا آلہ یعنی سونے کا گز تھا۔ (۱۶) اور وہ شہر چوکور واقع ہوا تھا اور اس کی لمبائی چوڑائی کے برابر تھی۔ اس نے شہر کو اس گز سے ناپا تو بارہ ہزار فرلانگ نکلا۔ اس کی لمبائی اور چوڑائی اور اونچائی برابر تھی۔ (۱۷) اور اس نے اس شہر کی پناہ کو آدمی کی یعنی فرشتہ کی پیمائش کے مطابق ناپا تو ایک سو چوالیس ہاتھ نکلی۔ (۱۸) اور اس کی شہر پناہ کی تعمیر یشب کی تھی اور شہر ایسے خالص سونے کا تھا جو شفاف شیشہ کی مانند ہو۔ (۱۹) اور اس شہر کی پناہ کی بنیادیں ہر طرح کے جواہر سے آراستہ تھیں۔ پہلی بنیاد یشب کی تھی۔ دوسری نیلم کی، تیسری شب چراغ کی، چوتھی زمرد کی۔ (۲۰) پانچویں عقیق کی۔ چھٹی لعل کی، ساتویں سنہرے پتھر کی۔ آٹھویں فیروزہ کی نویں زبرجد کی۔ دسویں یمنی کی، گیارھویں سنگ سنبلی کی اور بارھویں یاقوت کی۔ (۲۱) اور بارہ دروازے بارہ موتیوں کے تھے۔ ہر دروازہ ایک موتی کا تھا اور شہر کی سڑک شفاف شیشہ کی مانند خالص سونے کی تھی۔ (۲۲) اور میں نے اس میں کوئی مقدس نہ دیکھا اس

لئے کہ خداوند خدا قادر مطلق اور برہ اس کا مقدس ہیں۔(۲۳)اور اس شہر میں سورج یا چاند کی روشنی کی کچھ حاجت نہیں کیونکہ خدا تعالی کی بزرگی نے اسے روشن کر رکھا ہے اور برہ اس کا چراغ ہے۔ (۲۴) اور قومیں اس کی روشنی میں چلیں پھریں گی اور زمین کے بادشاہ اپنی شان وشوکت کا سامان اس میں لائیں گے ۔(۲۵) اور اس کے دروازے دن کو ہرگز بند نہ ہوں گے (اور رات وہاں نہ ہو گی)(۲۶) اور لوگ قوموں کی شان وشوکت اور عزت کا سامان اس میں لائیں گے ۔(۲۷) اور اس میں کوئی ناپاک چیز یا کوئی شخص جو گھنونے کا کام کرتا یا جھوٹی باتیں گھڑتا ہے ہرگز داخل نہ ہوگا مگر وہی جن کے نام برہ کی کتابِ حیات میں لکھے ہوئے ہیں۔

رکوع ۲۲

(۱) پھر اس نے مجھے بلور کی طرح چمکتا ہوا آبِ حیات کا ایک دریا دکھایا جو خدا اور برہ کے تخت سے نکل کر اس شہر کی سڑک کے بیچ میں بہتا تھا۔ (۲)اور دریا کے وار پار زندگی کا درخت تھا۔ اس میں بارہ قسم کے پھل آتے تھے اور ہر مہینے میں پھلتا تھا اور اس درخت کے پتوں سے قوموں کو شفا ہوتی تھی۔(۳) اور پھر لعنت نہ ہو گی اور خدا اور برہ کا تخت اس شہر میں ہوگا اور اس کے بندے اس کو عبادت کریں گے۔ (۴) اور وہ اس کا منہ دیکھیں گے اور اس کا نام ان کے ماتھوں پر لکھا ہوا ہو گا۔ (۵)اور پھر رات نہ ہو گی اور وہ چراغ اور سورج کی روشنی کے محتاج نہ ہوں گے کیونکہ خداوند خدا ان کو روشن کرے گا اور وہ ابد الآباد بادشاہی کریں گے۔

آمد ثانی

(۶) پھر اس نے مجھ سے فرمایا کہ یہ باتیں سچ اور برحق ہیں چنانچہ خداوند نے جو نبیوں کی روحوں کا خدا ہے اپنے فرشتہ کو اس لئے بھیجا کہ اپنے بندوں کو وہ باتیں دکھائے جن کا جلد ہونا ضرور ہے۔ (۷) اور دیکھو میں جلد آنے والا ہوں۔ قابلِ ستائش ہے وہ جو اس کتاب کی نبوت کی باتوں پر عمل کرتا ہے۔

(۸)میں وہی یوحنا جو ان باتوں کو سنتا اور دیکھتا تھا اور جب میں نے سنا اور دیکھا تو جس فرشتہ نے مجھے یہ باتیں دکھائیں میں اس کے پاؤں پر سجدہ کرنے کو گرا۔ (۹) اس نے مجھ سے فرمایا خبردار! ایسا نہ کرو۔ میں بھی تمہارا اور تمہارے بھائی نبیوں اور اس کتاب کی باتوں پر عمل کرنے والوں کا ہم خدمت ہوں۔ پروردگار ہی کو سجدہ کرو۔

(۱۰) پھر اس نے مجھ سے فرمایا اس کتاب کی نبوت کی باتوں کو پوشیدہ نہ رکھو کیونکہ وقت نزدیک ہے۔(۱۱)جو برائی کرتا ہے وہ برائی ہی کرتا جائے اور جو نجس ہے وہ نجس ہی ہوتا جائے اور جو راست باز ہے وہ راست بازی ہی کرتا جائے اور جو پاک ہے وہ پاک ہی ہوتا جائے ۔(۱۲) دیکھو میں جلد آنے والا ہوں اور ہر ایک کے کام کے موافق دینے کے لئے اجر میرے پاس ہے۔(۱۳) میں الفا اور اومیگا، اول وآخر، ابتدا وانتہا ہوں۔(۱۴) مبارک ہیں وہ جو اپنے جامے دھوتے ہیں کیونکہ زندگی کے درخت کے پاس آنے کا اختیار پائیں گے اور ان دروازوں سے شہر میں داخل ہوں گے۔ (۱۵) مگر کتے اور جادوگر اور حرام کار اور خونی اور بُت پرستی اور جھوٹی بات کا ہر ایک پسند کرنے اور گھڑنے والا باہر رہے گا۔

(۱۶)سیدنا مسیح نے اپنا فرشتہ اس لئے بھیجا کہ جماعتوں کے بارے میں تمہارے آگے ان باتوں کی شہادت دے۔ میں داؤد کی اصل و نسل اور صبح کا چمکتا ہوا ستارہ ہوں۔

(۱۷) اور روح اور دلہن کہتی ہیں آ اور سننے والا بھی کہے آ۔ اور جو پیاسا ہو وہ آئے اور جو کوئی چاہے آبِ حیات مفت لے۔

اختتامی کلمات

(۱۸) میں ہر ایک آدمی کے آگے جو اس کتاب کی نبوت کی باتیں سنتا ہے شہادت دیتا ہوں کہ اگر کوئی آدمی ان میں کچھ بڑھائے تو پروردگار اس کتاب میں لکھی ہوئی آفتیں اس پر نازل کریں گے۔(۱۹) اور اگر کوئی اس نبوت کی کتاب کی باتوں میں سے کچھ نکال ڈالے تو پروردگار اس زندگی کے درخت اور مقدس شہر میں سے جن کا اس کتاب میں ذکر ہے اس کا حصہ نکال ڈالیں گے۔

(۲۰) جو ان باتوں کی شہادت دیتا ہے وہ یہ کہتا ہے کہ بیشک میں جلد آنے والا ہوں۔آمین۔ اے مولا عیسیٰ آئیے۔

(۲۱) آقا و مولا سیدنا عیسیٰ کا فضل مقدسوں کے ساتھ رہے۔آمین۔